2 اقتصادی نمو

پالیسی پر مبنی سکڑاؤ کے اقدامات، سیلاب سے نقصانات اور عالمی منڈیوں میں کم طلب کے نتیجے میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران معیشت کو شدید سست رفتاری کا سامنا کرنا پڑا۔ زراعت کے شعبے میں خریف کی فصلوں جیسے چاول، کپاس اور گنے کی پیداوار میں سیلاب کی وجہ سے پیداواری نقصانات درج کیے گئے۔ اشیا سازی کی صنعت کو وسیع البنیاد کمی کا سامنا کرنا پڑا اور بائیس میں سے اٹھارہ شعبوں کی نمو منفی رہی۔ اشیا سازی کے شعبے کی پیداوار کو کم کرنے میں سب سے بڑے جز ٹیکسٹائل، آٹوموبائل، دواسازی ، غیر دھاتی معدنیات، پیٹرولیم اور تعمیرات سے منسلک شعبوں نے اہم کردار ادا کیا۔ تاہم، ملبوسات اور فرنیچر کے شعبوں نے اپنی نمو کی رفتار کو برقرار رکھا اور یہ شعبے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں مجموعی سکڑاؤ کی شدت کو کم کرنے میں معاون ثابت ہوئے۔ خدمات کا شعبہ بھی زیر جائزہ مدت کے دوران زراعت اور اشیا سازی کی پیداوار میں کمی سے ہم آہنگ رہا۔ مزید برآں، صنعت اور خدمات کے شعبوں کی افرادی قوت کی مارکیٹ کے اعداد و شمار کے ساتھ اسٹیٹ بینک کے کاروباری اعتماد سروے اور صارفی اعتماد سروے سے بھی زیر جائزہ مدت کے دوران روزگار میں کمی کی عکاسی ہوتی ہے۔

2.1 معاشی نمو

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں پچھلے دو برسوں سے جاری نمو کی رفتار معطل ہو گئی، جس میں عالمی اور ملکی دونوں عوامل نے اپنا کردار ادا کیا۔ روس یوکرین تنازعہ، رسدی زنجیر میں تعطل، توانائی اور خام مال کی بلند قیمتیں اور ترقی یافتہ معیشتوں کی سخت زری پالیسیاں عالمی کساد بازاری پر منتج ہوئیں، اور اس صورت حال نے خام مال کی قیمتوں اور پاکستانی برآمدات کی طلب پر بھی جزوی طور پر منفی اثرات مرتب کیے۔ پاکستان میں بڑے سیلاب اور رسدی زنجیر میں خلل کے ساتھ سیاسی بے یقینی کی وجہ سے صورت حال مزید خراب ہوئی۔ طلب اور درآمدات میں کمی کے پالیسی اقدامات کے نتیجے میں اشیا سازی کی سرگرمیاں معتدل ہو گئیں۔

زراعت کے لیے خاص طور پر مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی ماحولیاتی اثرات کی وجہ سے دشوار ثابت ہوئی۔ پاکستان کو خریف کے موسم (اپریل 2022ء) کے آغاز میں خشک سالی جیسی صورتِ حال کا سامنا تھا، جس کے بعد مون سون کی ریکارڈ بارشوں کے نتیجے میں ملک بھر میں شدید سیلاب آ گیا۔ مزید برآں، عالمی سطح پر گیس کی بلند قیمتیں کھاد کی قیمتوں میں اضافے کا سبب بنیں جس کی وجہ سے زیر جائزہ مدت کے دوران کھاد کے استعمال میں کمی آ گئی۔ نتیجتاً، چاول اور کپاس جیسی اہم فصلوں کی پیداوار گذشتہ سال کے مقابلے میں کم ہو گئی۔ اہم فصلوں میں چاول کو سب سے زیادہ نقصان پہنچا، کیونکہ سیلاب کے نقصانات کی شدت چاول کی فصل کے علاقے میں سب سے زیادہ تھی۔ چاول کے بعد کپاس نے سب سے زیادہ نقصانات رپورٹ کیے (**جدول 2.1**)۔ سیلاب کے خلاف قوتِ مزاحمت کی وجہ سے گنے کی فصل میں نقصانات کی سطح نسبتاً کم رہی۔ مرچوں کے ساتھ مونگ اور

جدول 2.1: متاثرہ علاقہ – اہم فصلیں

مربع کلومیٹر

	کاشتہ	سیلابی علاقہ	
		مجموعی	فیصد
چاول			
سندھ	11,900	7,043	59
پنجاب	32,703	4,877	15
کپاس			
سندھ	7,637	1,048	14
پنجاب	5,979	177	3
گنّا			
سندھ	3,016	361	12
پنجاب	23,475	639	3

نوٹ: ایف اے او کی جانب سے جغرافیائی سیلاب کے اثرات کا تجزیہ، یکم تا 31 اگست 2022ء

ماخذ: ادارہ برائے خوراک و زراعت

ماش جیسی دالوں کی پیداوار میں بھی کمی دیکھی گئی جس کی بنیادی وجہ زیر کاشت رقبے میں کمی ہے۔

بڑے پیمانے کی اشیا سازی خاص طور پر طلب کم کرنے کی پالیسیوں اور اقدامات سے متاثر ہوئی کیونکہ اس شعبے میں مالی سال 23 کی پہلی ششماہی میں قابل ذکر سکڑاؤ دیکھا گیا، جبکہ پچھلے سال کی اسی مدت میں قابل ذکر نمو ہوئی تھی (**شکل 2.1**)۔ پیداواری سرگرمیوں میں کمی وسیع البنیاد تھی، کیونکہ زیرِ جائزہ مدت کے دوران بائیس میں سے اٹھارہ شعبوں کی پیداوار میں سکڑاؤ درج کیا گیا۔ سب سے بڑا جزو ٹیکسٹائل سب سے زیادہ متاثر ہوا۔ اشیا سازی کی سرگرمیوں میں کمی کا باعث بننے والے قابل ذکر شعبوں میں ٹیکسٹائل کے بعد گاڑیاں، دواسازی، تعمیرات سے منسلک صنعتیں، خوراک اور دیگر قابل ذکر شعبے شامل تھے۔ ملبوسات اور فرنیچر وہ قابل ذکر صنعتیں تھیں جن کی مخصوص مصنوعات کی بیرون ملک طلب کی وجہ

شکل 2.1: پہلی ششماہی میں بڑے پیمانے کی اشیاسازی میں نمو

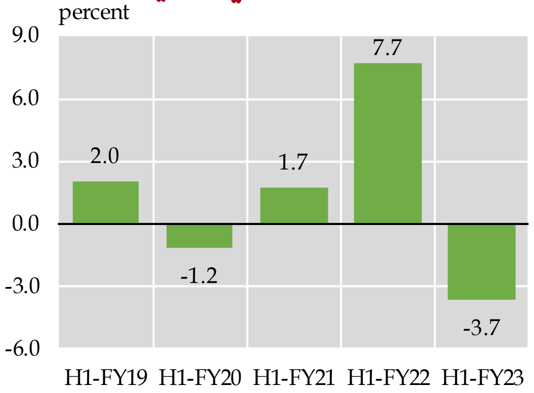

Source: Pakistan Bureau of Statistics

سے ان میں غیر معمولی طور پر بلند نمو ہوئی، جس سے بڑے پیمانے کی اشیاسازی میں سکڑاؤ کی شدت کو کم کرنے میں مدد ملی۔

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران زرعی شعبے میں نقصانات اور اشیاسازی کے شعبے میں سکڑاؤ نے خدمات کے شعبے پر بالواسطہ اثرات مرتب کیے۔ تھوک اور خردہ تجارت کے شعبے کی سرگرمیوں میں سست رفتاری دیکھی گئی، جو اجناس کے پیداواری شعبے میں سکڑاؤ کے ساتھ ساتھ درآمدات میں کمی کی عکاسی کرتی ہے۔ مزید برآں، معاشی سرگرمیوں میں کمی، بنیادی ڈھانچے کو نقصانات اور پٹرولیم کی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے ٹرانسپورٹ کے شعبے کی سرگرمیوں میں بھی کمی دیکھی گئی۔ سیلاب کی وجہ سے سیاحتی سرگرمیوں میں خلل کے باعث خوراک اور رہائشی سہولتوں کے شعبے پر منفی اثرات مرتب ہوئے۔ تعلیمی اداروں اور صحت کی سہولتوں کے بنیادی ڈھانچے کو پہنچنے والے نقصان نے صحت اور تعلیم کی خدمات کو متاثر کیا۔

دوسری طرف، شعبۂ بینکاری کے اثاثوں میں اضافے سے بینکاری اور بیمہ کے شعبے کو فائدہ پہنچا۔ اسی طرح، اطلاعات اور ٹیلی مواصلات کے اظہاریے بھی اس شعبے کی سرگرمیوں اور منافع میں تسلسل کو ظاہر کرتے ہیں۔

اشیا سازی کے شعبے میں سکڑاؤ کی عکاسی افرادی قوت کی منڈی سے بھی ہوتی ہے، کیونکہ صنعت اور خدمات دونوں شعبوں میں روزگار میں کمی درج کی گئی۔ اسٹیٹ بینک کے تازہ ترین کاروباری اعتماد سروے اور اعتمادِ صارف سروے سے بھی گذشتہ اور اگلے چھ ماہ کے دوران افرادی قوت کی منڈیوں میں روزگار کے مواقع کی تخلیق کے متعلق احساسات میں بگاڑ ظاہر ہوتا ہے۔

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران وسیع علاقے پر آنے والے سیلاب نے معاشی سرگرمیوں کو بھی متاثر کیا۔ سیلاب کا اثر صرف زراعت تک ہی محدود نہیں تھا، بلکہ اس نے اشیا سازی اور خدمات کے شعبوں کو بھی متاثر کیا۔ اس پس منظر میں، **باکس 2.1** میں حالیہ سیلاب کے نقصانات کا خاکہ پیش کرنے کے ساتھ ساتھ موسمیاتی تبدیلی سے پیدا ہونے والے خطرے کو کم کرنے کے لیے حکمت عملی تیار کرنے پر زور دیا گیا ہے۔

باکس 2.1: مالی سال 23ء میں سیلاب کے نقصانات - تازہ ترین تجزیہ[1]

مالی سال 23ء میں مون سون کی غیر معمولی بارشوں کے طویل دورانیے اور اس کے بعد آنے والے سیلاب نے پاکستان میں ایک ایسے وقت میں بڑے پیمانے پر تباہی مچائی جب ملک پہلے ہی مختلف معاشی چیلنجوں سے دوچار تھا۔ سیلاب سے تقریباً 94 اضلاع ڈوب گئے، جن میں زیادہ تر بلوچستان، سندھ اور خیبر پختونخواہ کے صوبے میں واقع ہیں اور ان میں ملک کے 25 غریب ترین اضلاع میں سے 19 شامل ہیں۔ اس تاریخی سیلاب نے لاکھوں افراد، فصلوں، گلہ بانی، انفراسٹرکچر اور انسانی بستیوں کو بری طرح متاثر کیا۔

تباہ کن سیلاب سے 33 ملین سے زیادہ لوگ (تقریباً 15 فیصد آبادی) متاثر اور 1700 سے زیادہ افراد ہلاک ہوئے۔ ملک کے انفراسٹر کچر بشمول 23 لاکھ مکانات، 13 ہزار کلومیٹر سڑکوں اور 400 سے زائد پلوں کو بھی بڑے پیمانے پر نقصان پہنچا جس کی وجہ سے بچاؤ اور امدادی کارروائیوں کے لیے سیلاب زدہ علاقوں تک رسائی اور رابطہ منقطع ہو گیا (**جدول 2.1.1**)۔ تازہ ترین تخمینوں کے مطابق ملک میں شدید سیلاب اور اس کے نتیجے میں بڑے پیمانے پر تباہی کے سبب مجموعی طور پر 30 ارب ڈالر کا معاشی نقصان ہوا ہے۔[2]

جدول 2.1.1: سیلاب سے مجموعی نقصانات

سڑکیں کلومیٹر میں؛ دیگر اظہاریے تعداد میں

صوبہ / خطہ	سڑکیں	پُل	مکانات	مویشی	متاثرہ آبادی
سندھ	8,389	165	1,885,029	436,435	14,563,770
بلوچستان	2,222	58	241,659	500,000	9,182,616
پنجاب	877	15	67,981	205,106	4,844,253
خیبر پختونخوا	1,575	107	91,464	21,328	4,350,490
گلگت بلتستان	33	61	1,793	609	51,500
آزاد جموں کشمیر	19	33	555	792	53,700
کُل	**13,115**	**439**	**2,288,481**	**1,164,270**	**33,046,329**

ماخذ: نیشنل ڈیزاسٹر مینیجمنٹ اتھارٹی

زیادہ شدت کے حامل سیلاب نے معیشت کے تمام شعبوں میں نمو کے امکانات کو نقصان پہنچایا۔ خصوصاً، زراعت کے شعبے میں زیادہ نقصانات ہوئے جو فصلوں اور گلہ بانی کو پہنچنے والے نقصانات کا نتیجہ تھے اور جو مختلف طریقوں سے صنعت اور خدمات کے شعبوں کی نمو میں کمی کا باعث بنے۔ مزید بر آں، سیلاب نے ملک میں غذائی سلامتی کی صورت حال کے بارے میں بھی تشویش پیدا کر دی ہے، اور اس کی وجہ سے طلب اور رسد کا فرق پورا کرنے کے لیے غذائی اجناس کی درآمد ضروری ہو گئی ہے۔ تخمینوں میں خریف کی اہم فصلوں کی پیداوار پر شدید بارشوں کے منفی اثرات کی نشاندہی بھی کی گئی۔ سیلاب سے سب سے زیادہ نقصان چاول کی فصل کے زیر کاشت علاقوں کو پہنچا، جبکہ اس کے بعد گنے اور کپاس کی فصلوں کی باری آتی ہے۔ چاول کی پیداوار میں نقصان کا اثر قابل بر آمد فاضل پر پڑا، جس کے نتیجے میں گزشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں چاول کی بر آمدات کم ہو گئیں۔ طویل بارشوں اور کپاس پیدا کرنے والے بڑے علاقوں میں پانی کھڑا ہونے کے نتیجے میں فصل کی پیداوار کو شدید نقصان پہنچا، اور مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران اس میں 24.6 فیصد کمی ریکارڈ کی گئی۔ اس طرح، فیکٹریوں کے لیے کپاس کی دستیابی میں پہلے ہی 15 ستمبر 2022ء تک پچھلے سال کے مقابلے میں 18 فیصد کمی ہوئی ہے۔[4] مزید بر آں، سیلاب نے پانی کی مزاحمت کرنے والی گنے کی فصل کے زیر کاشت رقبے کو بھی متاثر کیا، تاہم اس فصل کے پیداواری نقصانات دیگر فصلوں کے مقابلے میں کم رہے۔ سیلاب کی وجہ سے ربیع کی فصلوں کو بھی نقصان پہنچا اور گندم اور روغنی بیجوں، وغیرہ کی بوائی میں تاخیر ہوئی۔

اسی سلسلے میں زراعت کے شعبے میں تقریباً 60 فیصد حصہ رکھنے والا گلہ بانی کا شعبہ سیلاب کے مقابلے میں خاصا زد پذیر رہا۔ مویشیوں کا خاصا نقصان گوشت، دودھ اور دیگر ڈیری مصنوعات کی قلت کا باعث بنا۔ اس کے ساتھ ساتھ پیاز اور ٹماٹر سمیت دیگر تلف پذیر غذائی اجناس کی کمی نے غذائی مہنگائی کو بڑھا دیا۔

فصلوں، مویشیوں اور دیگر دیہی بنیادی ڈھانچے کو نقصانات سے دیہی آمدنیوں پر منفی اثرات مرتب ہوئے، اور یہ ملکی طلب کمزور کرنے کا باعث بنا۔ اسی طرح، خام مال کی قلت اور رسدی زنجیر میں تعطل نے ٹیکسٹائل، چینی اور چمڑے سمیت مختلف صنعتوں کو متاثر کیا۔

زراعت اور بڑے پیمانے کی صنعتوں کی پیداوار میں کمی نے خدمات کے شعبے کو بھی متاثر کیا۔ خاص طور پر، اجناس پیدا کرنے والے شعبوں کی پیداوار میں کمی کے حالات میں تھوک اور خردہ خدمات کی نمو سست ہوگئی۔ سڑکوں اور پلوں کے تباہ ہونے سے تجارت اور ٹرانسپورٹ کی سرگرمیوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، جس سے رسدی زنجیر میں تعطل پیدا ہوگیا۔ مزید برآں، سیلاب سے صحت اور تعلیم کی خدمات متاثر ہوئیں اور ان میں خاصے نقصانات درج کیے گئے۔

وزارت منصوبہ بندی، ترقی اور خصوصی اقدامات کی طرف سے قدرتی آفت کے بعد کی ضروریات کے تخمینے کے مطابق سیلاب سے مجموعی طور پر 3.2 ٹریلین روپے (14.9 ارب ڈالر) کے نقصانات ہوئے، 3.3 ٹریلین روپے (15.2 ارب ڈالر) کا مجموعی نقصان ہوا، اور صورت حال سے نمٹنے کے لیے مجموعی طور پر 3.5 ٹریلین روپے (16.3 ارب ڈالر) درکار تھے۔ بحران کے اثرات مجموعی تباہی اور نقصانات پر مشتمل ہوتے ہیں۔ کل درکار امور (بحالی اور تعمیر نو کے لیے) کا تخمینہ موجودہ قیمتوں کے مطابق تبدل کی لاگت کے لحاظ سے لگایا جاتا ہے اور اس میں ایک پریمیم شامل ہوتا ہے، جو عمارت کی دوبارہ تعمیر کے بہتر اصولوں سے منسلک ہے۔ سب سے زیادہ متاثرہ شعبوں میں مکانات کا شعبہ شامل ہے، جس میں 1.2 ٹریلین روپے (5.6 ارب ڈالر) کا نقصان ہوا۔ اس کے بعد زراعت، خوراک، گلہ بانی، اور مچھلیوں کی افزائش میں 800 ارب روپے (3.7 ارب ڈالر)، اور ٹرانسپورٹ اور مواصلات میں 701 ارب روپے (3.3 ارب ڈالر) کے نقصانات ہوئے۔ تعمیر نو اور بحالی کے لیے ٹرانسپورٹ اور مواصلات کے شعبے کو سب سے زیادہ 1.1 ٹریلین روپے (5.0 ارب ڈالر) درکار ہیں، اس کے بعد زراعت، خوراک، گلہ بانی اور مچھلیوں کی افزائش کے لیے 854 ارب روپے (4.0 ارب ڈالر) اور مکانات کے لیے 592 ارب روپے (2.8 ارب ڈالر) شامل ہیں (**شکل 2.1.1**)۔

شکل 2.1.1: سیلاب کی تباہ کاریاں، نقصانات اور درکار امور

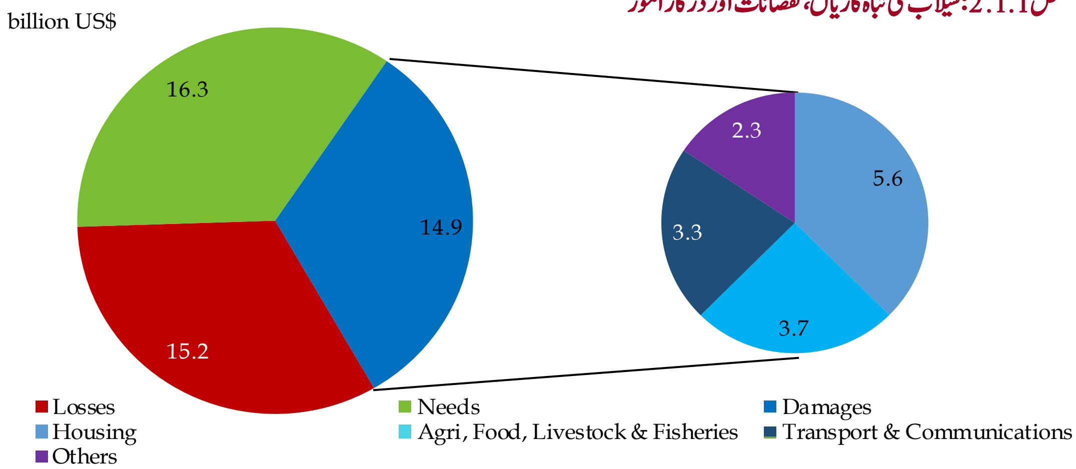

Source: Ministry of Planning, Development and Special Initiavtives

بارشوں کے بدلتے ہوئے رجحانات اور پاکستان میں شدید نوعیت کے موسمی حالات کے ساتھ ساتھ رونما ہونے والے واقعات نے موسمیاتی تبدیلیوں کے خطرے کے مقابلے میں ملک کی کمزوری کو بڑھا دیا ہے۔ امکان ہے کہ پاکستان میں سیلاب سے متاثر ہونے والے رقبے میں مستقبل میں مزید شدید بارشوں اور تیزی سے پگھلنے والے گلیشیئرز کی وجہ سے اضافہ ہوگا۔[5] اس پس منظر میں پاکستان کو ماحولیاتی تبدیلی کے ابھرتے ہوئے چیلنج سے نمٹنے کے لیے کثیر جہتی حکمت عملی اختیار کرنا ہوگی۔

---

[1] این ڈی ایم اے اور وزارت منصوبہ بندی، ترقی اور خصوصی اقدامات کی سیلاب سے تباہی کے بعد ضروریات کے جائزے پر مشتمل۔

[2] وزارت منصوبہ بندی، ترقی اور خصوصی اقدامات کی سیلابی سے تباہی کے بعد ضروریات کے جائزے پر مشتمل: www.pc.gov.pk/uploads/downloads/PDNA-2022.pdf

[3] این ڈی ایم اے مون سون SITREP # 158 (14 جون-18 نومبر 2022ء): cms.ndma.gov.pk/storage/app/public/situation

[4] پاکستان سنٹرل کاٹن کمیٹی (پی سی سی سی) "پاکستان کی فیکٹریوں میں کپاس کی آمد کا جامع بیان"، 15 ستمبر 2022ء۔

[5] ورلڈ بینک گروپ اور ایشیائی ترقیاتی بینک "ماحولیاتی خطرے کا خاکہ: پاکستان"، 2022ء

2.2 زراعت

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں ملک بھر میں شدید سیلاب کی وجہ سے زراعت کے شعبے کو بے حد مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ جون، جولائی اور اگست کے مہینوں میں مون سون کی شدید بارشوں سے ملک کا تقریباً ایک تہائی حصہ زیر آب آنے سے فصلوں کو شدید نقصان پہنچا۔[1]

2022ء کا سیلاب خریف کے موسم کے ساتھ آیا، جس کے نتیجے میں خریف کی تمام اہم فصلوں کو نقصان پہنچا۔ اہم فصلوں میں چاول میں گذشتہ سال کے مقابلے میں سب سے زیادہ نقصانات درج کیے گئے، کیونکہ چاول پیدا کرنے والے علاقے سب سے زیادہ سیلاب سے متاثر ہوئے، اور اس کے بعد کپاس کی فصل متاثر ہوئی۔ گنے اور مکئی میں نقصانات کی سطح نسبتاً کم رہی۔ اہم فصلوں اور گلہ بانی کے شعبے میں نقصانات کے ساتھ رسدی زنجیر میں تعطل غذائی قلت کا باعث بنا اور خوراک کی قوت خرید اور دستیابی محدود ہونے سے غذائی سلامتی کی صورتِ حال مزید ابتر ہو گئی۔ [2] [3]سیلاب سے صوبہ سندھ میں نقصانات زیادہ ہوئے (**جدول 2.2**)۔[4]

خام مال کے لحاظ سے مون سون کی غیر معمولی بارشوں نے اہم فصلوں کی پیداوار کو بری طرح متاثر کیا۔ مزید بر آں، کھاد کی قیمت زیادہ ہونے کی وجہ سے اس کے استعمال میں کمی آ گئی۔ بحالی میں سہولت دینے کے لیے حکومت نے کسان پیکج کے ذریعے قرضوں کی تقسیم کو بڑھا دیا اور سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں کسانوں کو رعایتی قرضے فراہم کیے گئے۔ کم آمدنی والے اور بے زمین کسانوں کو مدد فراہم کرنے کے لیے تین اسکیمیں شروع کی گئیں: کم آمدنی والے کسانوں کے لیے مارک اپ سے استثنائی اسکیم، حکومت پاکستان کی مارک اپ زر اعانت اسکیم اور بے زمین کسانوں کے لیے بلاسود قرضوں کی فراہمی۔

جدول 2.2: سیلاب – سب سے زیادہ متاثر ہونے والے اضلاع

مربع کلومیٹر

ضلع	متاثرہ رقبہ	مجموعی رقبے کا فیصد
	سندھ میں سیلاب کی سطح	
قمبر شہداد کوٹ	3,339	60٪
بدین	2,853	43٪
دادو	2,278	28٪
جیکب آباد	2,261	84٪
سجاول	1847	21٪
سندھ	**440,25**	**18٪**
	پنجاب میں سیلاب کی سطح	
راجن پور	1,666	13٪
ڈیرہ غازی خان	1,013	9٪
شیخوپورہ	901	25٪
سیالکوٹ	824	27٪
بہاولپور	823	3٪
پنجاب	**12,820**	**6٪**

نوٹ: ایف اے او کی جانب سے جغرافیائی سیلاب کے اثرات کا تجزیہ، یکم تا 31 اگست 2022ء

ماخذ: ادارہ برائے خوراک وزراعت

خام مال

پانی کی دستیابی

موسلادھار بارشوں کے نتیجے میں سیلاب آگیا

خریف کے موسم میں حالات ناسازگار رہے کیونکہ خشک سالی جیسی صورت حال کے بعد شدید بارشیں ہوئیں جن سے سیلاب آیا۔ پانی کی دستیابی کے لحاظ سے، خریف کے موسم کا آغاز 1961ء کے بعد دوسرے خشک ترین مہینے سے ہوا، کیونکہ اپریل کے مہینے میں قومی سطح پر معمول کے مقابلے میں 74 فیصد کم بارش

1 ماخذ: منصوبہ بندی، ترقی اور خصوصی اقدامات (2022ء)۔ پاکستان میں سیلاب 2022ء: آفات کے بعد ضروریات کے جائزے کی ضمنی رپورٹ۔ اسلام آباد: وزارت منصوبہ بندی، ترقی اور خصوصی اقدامات۔

2 قدرتی آفت کے بعد ضروریات کے تخمینے کے مطابق تقریباً 10 لاکھ مویشی ہلاک ہوئے ہیں۔

3 پاکستان دفتر شماریات کے مطابق مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں شہری غذائی مہنگائی 30 فیصد زیادہ تھی جبکہ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں یہ 10.6 فیصد تھی۔

4 صوبے کا گندم، چاول، کپاس اور گنے کی پیداوار میں حصہ بالترتیب 16، 42، 23 اور 31 فیصد ہے۔ ماخذ: انٹرنیشنل سینٹر فار انٹیگریٹڈ ماؤنٹین ڈویلپمنٹ اور پاکستان ایگریکلچرل ریسرچ کونسل (2022ء)۔ 2022ء پاکستان کا سیلاب: سیٹلائٹ ڈیٹا کا استعمال کرتے ہوئے صوبہ سندھ میں فصلوں کے نقصانات کا اندازہ۔ کھٹمنڈو: آئی سی آئی ایم او ڈی، اور اسلام آباد: پی اے آر سی۔

ہوئی۔[5] [6]تاہم، یہ صورت حال اگلے مہینوں میں بدل گئی کیونکہ جولائی کے دوران قومی سطح پر بارش اوسط سے 180 فیصد زیادہ رہی۔ اگست کے مہینے کے دوران سندھ میں اوسط سے کافی زیادہ بارش ہوئی جو گذشتہ 62 برسوں میں سب سے زیادہ ہے (**شکل 2.2**)۔[7]

شکل 2.2: خریف 2023ء کے دوران معمول سے کم بارش *

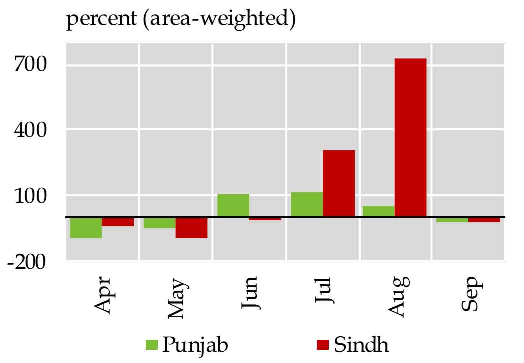

* Normal refers to area-weighted rainfall during 1981-2010
Source: Pakistan Meteorological Department

بارش کے رجحان کے مطابق، موسم کے آغاز میں آبپاشی کے پانی کی دستیابی میں کمی دیکھی گئی۔ تاہم، موسم کے اختتام پر مون سون کی شدید بارشوں اور سیلاب کی وجہ سے آبپاشی کے پانی کے بہاؤ میں کمی کی ضرورت تھی۔[8] مجموعی طور پر آبپاشی کے پانی کی فراہمی گذشتہ سال کے مقابلے میں کم رہی۔ (**شکل 2.3**)۔

کھاد
بلند قیمتوں کی وجہ سے کھاد کی پیداوار کم ہو گئی

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران خریف کے موسم میں کھاد کے استعمال کی مقدار گذشتہ سال کے مقابلے میں بہت کم رہی۔ یوریا کے ساتھ ڈی اے پی کے استعمال میں گذشتہ سال کی نسبت بالترتیب 1.3 اور 44.7 فیصد کمی ہوئی (**شکل 2.4الف اور 2.4ب**)۔ کھاد کے استعمال میں کمی کو کاشت کاروں کی کم طلب سے منسوب کیا جا سکتا ہے کیونکہ خریف کے موسم میں زرعی زمین زیر آب رہی۔

شکل 2.3: خریف کے دوران آبپاشی کے پانی کی فراہمی (اپریل تا ستمبر)

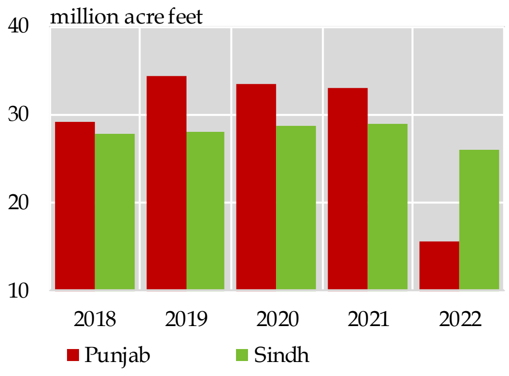

Source: Indus River System Authority

پاکستان ڈی اے پی کے لیے درآمدی رسد پر انحصار کرتا ہے اور مقامی قیمتیں عالمی قیمتوں سے ہم آہنگ ہوتی ہیں۔ امونیا کی پیداوار میں کمی اور روس یوکرین تنازعے کے سبب رسد میں تعطل جیسے عوامل کے نتیجے میں اس کی قیمتیں بڑھ گئیں (**شکل 2.5**)۔ مزید برآں، ڈی اے پی کی دستیابی بھی دباؤ میں رہی کیونکہ چین نے زیر جائزہ مدت کے دوران ڈی اے پی کی برآمدات پر پابندی عائد کر دی تھی، جس کی وجہ سے چین سے ڈی اے پی کی درآمدات میں کافی کمی آئی (**شکل 2.6**)۔[9]

پیداوار کی بڑھتی ہوئی لاگت کی وجہ سے یوریا کی قیمتیں بھی بڑھ گئیں لیکن اس کے استعمال میں کوئی خاص کمی نہیں آئی، کیونکہ یوریا اب بھی ڈی اے پی کے مقابلے میں نسبتاً سستی ہے۔ پیداوار کی حوصلہ افزائی کے لیے کھاد کے شعبے کو دیا جانے والا زر اعانت مالی سال 23ء میں بڑھ کر 6.7 ارب روپے تک پہنچ گیا، جو مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں 6 ارب روپے تھا۔

5 خریف کے دوران بوائی کا موسم اپریل تا جون میں شروع ہوتا ہے اور اکتوبر تا دسمبر کے دوران کٹائی جاتی ہے۔ ماخذ: پاکستان اقتصادی سروے 18-2017ء۔
6 ماخذ: پاکستان کا ماہانہ موسمیاتی خلاصہ اپریل 2022ء، محکمہ موسمیات پاکستان۔
7 محکمہ موسمیات پاکستان کے تخمینوں کے مطابق 1961ء کے بعد اگست سب سے نم ترین مہینہ ریکارڈ کیا گیا۔
8 ماخذ: سپارکو کی فصل کی صورت حال اور پیش گوئی کی رپورٹ، جلد XII (شمارہ 10)، ستمبر 2022ء۔
9 پاکستان اپنی ڈی اے پی کھاد کا زیادہ تر حصہ چین سے درآمد کرتا ہے۔ ماخذ: سی پی ایف ٹی اے درآمدات کا تجزیہ، ٹریڈ ڈیولپمنٹ اتھارٹی آف پاکستان، 2022ء۔

شکل 2.4 الف: خریف کے دوران یوریا کا استعمال اور قیمت (اپریل تا ستمبر)

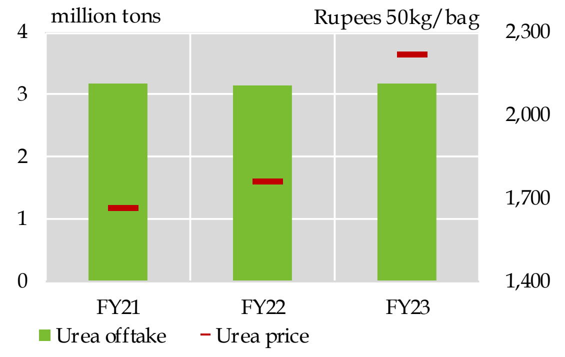

شکل 2.4 ب: خریف کے دوران ڈی اے پی کا استعمال اور قیمت (اپریل تا ستمبر)

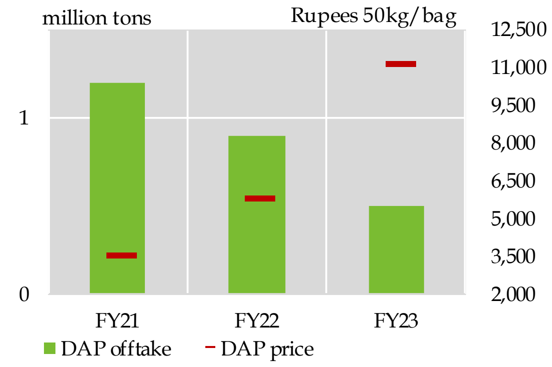

Source: National Fertilizer Development Centre

زرعی قرضوں کی تقسیم

پیداوار کی بلند لاگت کی وجہ سے زرعی قرضوں کی تقسیم کو بڑھایا گیا

مالی سال23ء کی پہلی ششماہی کے دوران زرعی قرضوں کی تقسیم 31 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 842 ارب روپے تک پہنچ گئی، جو کہ گذشتہ سال کی اسی مدت کے دوران 640.8 ارب روپے تھی۔ زیادہ تر قرضے فارم شعبے میں پیداواری مقاصد کے لیے دیے گئے، جس کے بعد غیر فارم شعبے کے جز میں گلہ بانی اور مرغبانی کا حصہ قرضوں میں سرفہرست رہا (**جدول 2.3**)۔

سیلاب کے بعد پیداواری قرضوں میں اضافہ پیداوار کی بڑھتی ہوئی لاگت کے ساتھ ساتھ کاشت کاروں کو درپیش مالی مشکلات کا نتیجہ تھا۔ مالی سال 23ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران قرضے مالی سال23ء کی پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں زیادہ رہے، جو سیلاب سے متعلق نقصانات کا نتیجہ تھے۔ غیر فارم شعبے میں مرغبانی کے شعبے میں قرضوں کی تقسیم میں 28.8 فیصد اضافہ ہوا، جس کی بنیادی وجہ مرغیوں کے لیے فیڈ جیسے خام مال کی بڑھتی ہوئی لاگت ہے۔

پیداوار کی حوصلہ افزائی اور خام مال کی بڑھتی ہوئی لاگت کو برقرار رکھنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے اگست 2022 میں اہم فصلوں کے لیے قرضوں کی علامتی حدود پر نظر ثانی کی (**جدول 2.4**)۔ اسٹیٹ بینک کی جانب سے اسکورنگ ماڈل اور چیمپئن بینکوں جیسی اسکیموں کے آغاز سے بھی کسانوں کو قرضوں کی مناسب فراہمی یقینی بنانے میں مدد ملی۔ سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں کسانوں کی مدد کے لیے حکومت پاکستان نے کسان پیکج متعارف کرایا جس سے زرعی قرضوں کی تشکیل نو اور ری شیڈولنگ ممکن ہوئی۔[10]

شکل 2.5: ڈی اے پی اور یوریا کی عالمی قیمتیں

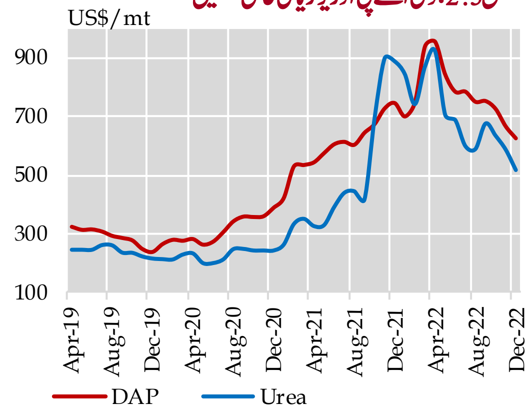

Source: World Bank

کسان پیکج کے تحت کم آمدنی والے کسانوں کے لیے مارک اپ معافی کی اسکیم اور زرعی شعبے کے لیے حکومت پاکستان کی مارک اپ سبسڈی اسکیم کا اعلان کیا گیا۔

10 ماخذ: اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی پریس ریلیز مورخہ 22 دسمبر 2022ء۔

اس کے علاوہ، سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں کسانوں کے لیے بلاسود قرضے اور خطرے میں شراکت داری کی اسکیمیں شروع کی گئیں تاکہ زرعی شعبے کی بحالی میں سہولت مل سکے۔[11]

شکل 2.6: ماخذ کے لحاظ سے پاکستان کو ڈی اے پی کی درآمدات

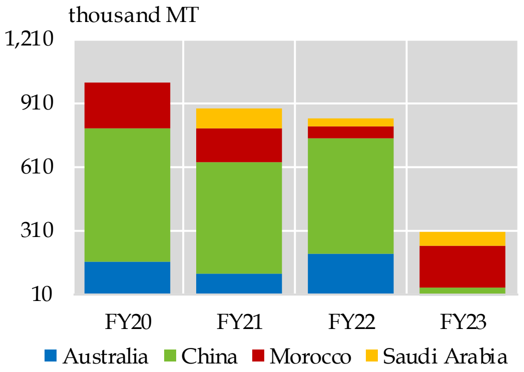

Source: Pakistan Bureau of Statistics

شکل 2.7: گنے کا رقبہ اور پیداوار

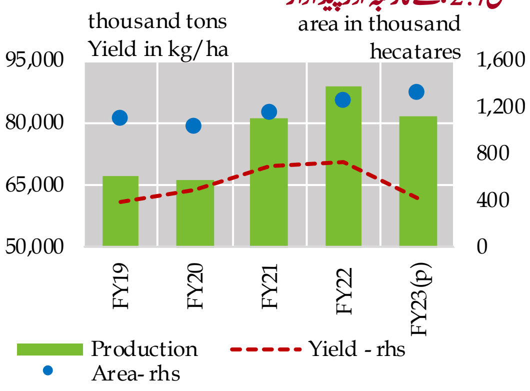

Source: Federal Committee on Agriculture (MNFSR), and Pakistan Bureau of Statistics

خام مال

گنا

گنے کی فصل سیلاب کے مقابلے میں نسبتاً مضبوط رہی

مالی سال 22ء میں گنے کی 88.6 ملین ٹن کی بمپر پیداوار کے بعد مالی سال 23ء کے لیے گنے کی پیداوار کا تخمینہ 81.6 ملین ٹن لگایا گیا ہے، جو گزشتہ سال کے مقابلے میں 7.9 فیصد کم ہے (**شکل 2.7**)۔ گنے کی فصل کے زیر کاشت رقبے میں اضافہ دیکھا گیا، کیونکہ کسانوں نے بہتر منافع کی خاطر کپاس کی فصل کی جگہ پر گنا کاشت کرنے کا عمل جاری رکھا۔[12]

تاہم، مالی سال 23ء کے دوران رقبے میں اضافے کے باوجود سیلاب سے نقصان کی وجہ سے گنے کی پیداوار میں کمی آگئی۔ یہ کمی دیگر فصلوں کے مقابلے میں نسبتاً کم ہے کیونکہ گنا سیلاب کے مقابلے میں کافی مضبوطی کا حامل ہے۔ سندھ میں سیلاب سے گنے کے زیر کاشت 12 فیصد رقبے کو نقصان پہنچا، لیکن تخمینہ شدہ نقصانات کپاس اور چاول سے کم تھے، کیونکہ گنے کی کاشت زیادہ تر شمال مشرقی اضلاع میں ہوتی ہے، جہاں سیلاب کے نتیجے میں فصل کو نقصان کی سطح نسبتاً کم رہی۔[13]

چاول

سیلاب نے چاول کی فصل کو سب سے زیادہ نقصان پہنچایا

چاول کی پیداوار میں گزشتہ سال کے مقابلے میں 40 فیصد کمی ہوئی (**شکل 2.8**)۔ چاول کی فصل کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ پنجاب اور سندھ میں چاول پیدا کرنے والے اہم علاقے فصل کی کٹائی سے پہلے سیلاب کی زد میں آ گئے۔[14] نقصانات بنیادی طور پر سندھ میں مرتکز تھے، جس کا ملک کی چاول کی مجموعی پیداوار میں تقریباً 42 فیصد حصہ ہے۔ سندھ میں چاول پیدا کرنے والے اہم اضلاع مثلاً بدین اور قمبر شہداد کوٹ میں سیلاب کے بعد پانی کھڑا ہونے سے پیداوار میں

---

11 ماخذ: اے سی اینڈ ایم ایف ڈی سرکلر نمبر 03 برائے 2022ء، اسٹیٹ بینک آف پاکستان۔

12 مزید تفصیلات کے لیے دیکھیے اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی معیشت کی کیفیت پر سالانہ رپورٹ 22-2021ء۔

13 2022ء پاکستان کا سیلاب: سیٹلائٹ ڈیٹا کا استعمال کرتے ہوئے صوبہ سندھ میں فصلوں کے نقصانات کا اندازہ۔ کھٹمنڈو: آئی سی آئی ایم او ڈی اور اسلام آباد: پی اے آر سی۔

14 ماخذ: پاکستان میں سیلاب کے اثرات کا فوری جغرافیائی تجزیہ (2022ء)، فوڈ اینڈ ایگریکلچر آرگنائزیشن۔

جدول 2.3: زرعی قرضوں کی تقسیم

ارب روپے

	سہ 1 مالی سال22ء	سہ 2 مالی سال22ء	شش 1 مالی سال22ء	سہ 1 مالی سال23ء	سہ 2 مالی سال23ء	شش 2 مالی سال23ء
فارم شعبہ						
الف۔ پیداوار	136.3	158.4	294.7	188.6	231.1	419.7
ب۔ ترقیاتی	8.1	16.8	24.9	8.4	16.9	25.3
ٹریکٹر	*1.7*	*2.9*	*4.6*	*0.9*	*1.4*	*2.3*
ج۔ مجموعی فارم کا شعبہ (الف+ب)	**144.4**	**175.2**	**319.6**	**197**	**248**	**445**
نان فارم شعبہ						
د۔ گلہ بانی/ڈیری	76.3	82.4	158.7	94.3	103	197.3
ہ۔ مرغبانی	48.5	55.5	104.3	65.7	68.8	134.5
و۔ دیگر	8.9	14	22.9	15.1	16	31.1
ز۔ مجموعی نان فارم کا شعبہ	147.5	173.7	321.2	186.7	210.8	397.5
مجموعی زراعت (ج+ز)	**291.9**	**348.9**	**640.8**	**383.8**	**458.6**	**842.4**

ماخذ: بینک دولت پاکستان

88 فیصد کمی ہوئی۔[15] علاوہ ازیں، سیلاب کے باعث پنجاب میں چاول کی پیداوار میں 14 فیصد کمی ہوئی۔ پیداواری نقصانات نے چاول کی برآمدات کو بھی منفی طور پر متاثر کیا ہے (دیکھیے **باب 5 بیرونی شعبہ**)۔

شکل 2.8: چاول کا رقبہ، یافت اور پیداوار

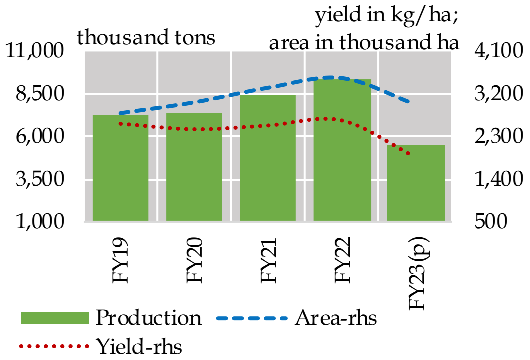

Source: Federal Committee on Agricutlture (MNFSR), and Pakistan Bureau of Statistics

کپاس

ناسازگار موسمی حالات کے باعث کپاس کی پیداوار میں کمی ہوئی

مالی سال23ء میں کپاس کی تخمین شدہ پیداوار 6.3 ملین گانٹھیں رہی جبکہ یہ گذشتہ سال 8.3 ملین گانٹھیں تھی، جو اس میں 25 فیصد کمی کو ظاہر کرتا ہے (**شکل 2.9**)۔ سیلاب کی وجہ سے کپاس کی پیداوار کو نقصان پہنچا ہے، کیونکہ سندھ میں کپاس کا زیر کاشت تقریباً 14 فیصد رقبہ زیر آب آگیا تھا۔

کپاس کی فصل کو موسم کی شروعات سے ہی پانی کی دستیابی میں کمی اور گرمی کے دباؤ کا سامنا تھا۔ بعد میں اسی سیزن میں سیلاب کی آمد نے منفی اثرات کی شدت کو مزید بڑھا دیا۔ سیلاب کے بعد زیادہ نمی گلابی سنڈی جیسے کیڑوں کے حملوں کے لیے سازگار ثابت ہوئی۔[16] رجحان کے مطابق کپاس کی آمد میں بھی نمایاں کمی واقع ہوئی ہے۔ پاکستان سنٹرل کاٹن کمیٹی (پی سی سی سی) کی رپورٹ کے مطابق دسمبر

15 ماخذ: پاکستان کا سیلاب 2022ء: سیٹلائٹ ڈیٹا کا استعمال کرتے ہوئے صوبہ سندھ میں فصلوں کے نقصانات کا اندازہ۔ کھٹمنڈو: آئی سی آئی ایم او ڈی اور اسلام آباد: پی اے آر سی۔

16 ماخذ: سپارکو کی فصل کی صورت حال اور پیش گوئی کی رپورٹ، جلد XII (شمارہ 10)، ستمبر 2022ء۔

2022 میں کپاس کی آمد میں تقریباً 40 فیصد کمی ہوئی، جس نے ٹیکسٹائل کے شعبے پر منفی اثرات مرتب کیے اور کپاس کی برآمدات کو متاثر کیا۔

جدول 2.4: فصلوں کے لیے زرعی قرضے کی فی ایکڑ علامتی حدیں

روپے فی ایکڑ

فصل	موجودہ (جنوری 2022ء)	نظر ثانی شدہ (اگست 2022ء)
گندم	60,000	100,000
کپاس	70,000	95,000
چاول	75000	102,000
گنا	105,000	142,000
مکئی (مخلوط)	78,000	106,000
مکئی	65,000	88,000

Source: State Bank of Pakistan

مکئی

مکئی کی فصل کو سب سے کم نقصان پہنچا

مالی سال 23ء میں مکئی کی پیداوار 9.2 ملین ٹن رہنے کا تخمینہ لگایا گیا تھا جو پچھلے سال 9.5 ملین ٹن تھی اور یہ سیلاب کے باعث پچھلے سال کے مقابلے میں تقریباً 3 فیصد کمی کو ظاہر کرتا ہے (**شکل 2.10**)۔ اہم فصلوں میں، مالی سال 23ء کی خریف کی فصلوں میں مکئی کی پیداوار کو سب سے کم نقصان پہنچا، کیونکہ زیادہ تر مکئی پیدا کرنے والے علاقے سیلاب سے متاثر نہیں ہوئے۔ مکئی ایک کثیر المقاصد فصل ہے اور پچھلی دو دہائیوں میں خوراک، فیڈ اور چارے کے طور پر اس کے وسیع استعمال کی وجہ سے اس فصل کی مقبولیت بڑھی ہے۔[17]

گندم

حکومت نے ربیع مالی سال 23ء کے لیے 9.3 ملین ہیکٹر زیر کاشت رقبے کو مد نظر رکھتے ہوئے 28.4 ملین میٹرک ٹن گندم کی پیداوار کا ہدف مقرر کیا (**جدول 2.5**)۔ پنجاب کے لیے گندم کی پیداوار کا ہدف 21 ملین ٹن جبکہ سندھ کا ہدف 4 ملین ٹن مقرر کیا گیا ہے۔ پنجاب اور سندھ کی صوبائی حکومتوں نے گندم کی پیداوار میں کاشت کاروں کی حوصلہ افزائی کے لیے اس کی کم از کم امدادی قیمت بالترتیب 3000 اور 4000 فی 40 کلوگرام روپے مقرر کی ہے۔[18]

شکل 2.9: کپاس کی پیداوار، یافت اور رقبہ

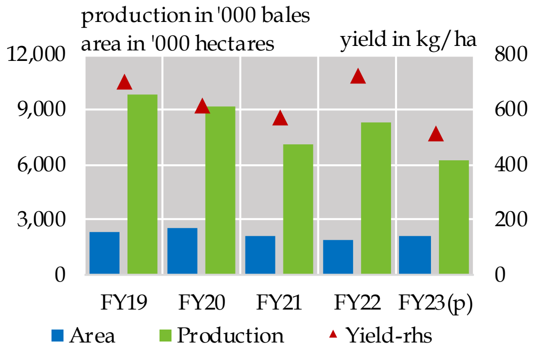

Source: Federal Committee on Agricutltures (MNFSR), & Pakistan Bureau of Statistics

شکل 2.10: مکئی کی پیداوار، رقبہ اور یافت

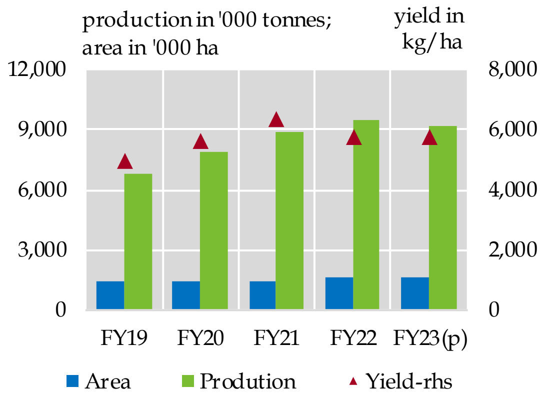

Source: Federal Committee on Agricutltures (MNFSR) & Pakistan Bureau of Statistics

[17] ماخذ: پاکستان اقتصادی سروے 2021-2020ء۔

[18] ماخذ: www.senate.gov.pk

چونکہ گندم مقامی خوراک میں بڑے پیمانے پر استعمال ہونے والی بنیادی غذا ہے، اس لیے اس کی طلب اور رسد میں کافی فرق موجود ہے۔ وزارت قومی غذائی سلامتی و تحقیق کے تخمینے کے مطابق مالی سال 23ء میں گندم کی طلب 30.79 ملین میٹرک ٹن رہ سکتی ہے، جبکہ گذشتہ سال اس کی پیداوار 26.4 ملین میٹرک ٹن تھی، جو طلب کی ضروریات سے تقریباً 3 ملین میٹرک ٹن کمی کو ظاہر کرتی ہے۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لیے پاکستان گذشتہ دو برسوں سے گندم درآمد کر رہا ہے۔ مالی سال 21 میں گندم کی درآمدات 3.6 ملین ٹن رہیں جبکہ مالی سال 22ء میں 2.2 ملین ٹن گندم درآمد کی گئی۔

جدول 2.5: گندم کی فصل

رقبہ ملین ہیکٹر؛ پیداوار ملین میٹرک ٹن

	رقبہ		پیداوار	
	م س22ء	م س23ء(ہ)	م س22ء	م س23ء(ہ)
پنجاب	6.6	6.7	20.0	21.0
سندھ	1.2	1.1	3.8	4.0
خیبر پختونخوا	0.8	0.9	1.4	1.8
بلوچستان	0.5	0.5	1.2	1.6
پاکستان	9.1	9.3	26.4	28.4

ہ: ہدف

ماخذ: وفاقی کمیٹی برائے زراعت، پاکستان دفتر شماریات

چھوٹی فصلیں

چھوٹی فصلوں کی پیداوار میں کمی کے نتیجے میں قیمتیں بڑھ گئیں

مالی سال 23ء کے دوران خریف کی مونگ، ماش اور مرچوں جیسی چھوٹی فصلوں کی پیداوار میں بھی گذشتہ سال کے مقابلے میں بالترتیب 30 فیصد، 36 فیصد اور 54 فیصد کمی ہوئی جس کی بنیادی وجہ زیر کاشت رقبے میں کمی ہے۔ بوائی کے موسم میں شدید بارشوں کی وجہ سے اس کا رقبہ کم ہو گیا اور سیلاب کے بعد ان فصلوں کی قیمتیں بلند سطح پر رہیں (**شکل 2.11**)۔

شکل 2.11: مونگ اور ماش کی قیمتیں

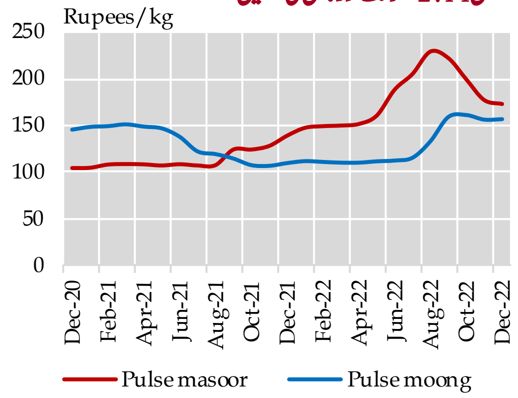

Source: Pakistan Bureau of Statistics

چھوٹی فصلوں میں شامل پیاز اور ٹماٹر کے لیے مالی سال 23ء کے ربیع سیزن کے اہداف میں رقبے اور پیداوار کو بڑھایا گیا ہے۔ مزید برآں، آلو کی فصل کا ہدف اس کی مالی سال 22ء کی پیداوار سے کم رکھا گیا ہے کیونکہ اس کی بمپر پیداوار فصل کے فاضل ذخیرے پر منتج ہوئی تھی۔ دالوں کی بڑھتی ہوئی ضروریات پوری کرنے کے لیے چنے کے رقبے اور پیداواری ہدف میں بھی اضافہ کیا گیا ہے۔ یہ اضافہ چنے میں خاص طور پر نمایاں تھا کیونکہ اس کے رقبے اور پیداوار میں بالترتیب 14 اور 75 فیصد اضافے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے (**جدول 2.6**)۔

2.3 بڑے پیمانے کی اشیا سازی

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں 3.7 فیصد کمی آئی جو پچھلے سال کی اسی مدت میں 7.7 فیصد توسیع کی نسبت کم ہے۔ یہ کمی سخت زری پالیسی، پی ایس ڈی پی کے کم اخراجات، درآمدات میں کمی کے اقدامات اور بجلی کے نرخوں اور ایندھن کی قیمتوں میں اضافے کے ساتھ ساتھ ملکی اور عالمی منڈیوں میں پست طلب کے اثرات کو ظاہر کرتی ہے۔

چند قابل ذکر مستثنیات کے علاوہ بڑے پیمانے کی اشیا سازی (ایل ایس ایم) میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران وسیع البنیاد کمی دیکھی گئی اور اس کے 22 میں سے 18 شعبوں میں سکڑاؤ دیکھا گیا، جبکہ پچھلے سال کی اسی مدت میں 6 شعبوں اور گذشتہ تین برسوں میں کمی درج کرنے والے شعبوں کی تعداد اوسطاً 12 رہی تھی (**شکل 2.12**)۔

جدول 2.6: چھوٹی فصلیں (ربیع)

رقبہ ہزار ایکڑ؛ پیداوار ہزار ٹن؛ نمو فیصد

	پیداوار مالی سال23ء		ہدف مالی سال23ء		نمو	
	رقبہ	پیداوار	رقبہ	پیداوار	رقبہ	پیداوار
آلو	313	7,937	238	6,029	23.9-	24.0-
پیاز	141	2,108	162	2,422	14.9	14.9
چنا	867	319	989	560	14.1	75.5
ٹماٹر	50.3	586	50	622	0.6-	6.1

ماخذ: وفاقی کمیٹی برائے زراعت (ایم این ایس ایف آر)، پاکستان دفتر شماریات

برآمدات میں کمی کے باوجود ایل ایس ایم اشاریے کے ذریعے ٹریک کیے جانے والے برآمدی نوعیت کے شعبوں نے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران اشیا سازی کی صنعت کی خاصی اعانت کی۔ اگر برآمدات پر مبنی شعبوں کو الگ کیا جائے تو مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران سکڑاؤ کی شدت بڑھ کر 9.9 فیصد تک پہنچ سکتی ہے، جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں 6.1 فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا تھا (**شکل 2.13**)۔[19]

شکل 2.12: بڑے پیمانے کی اشیاسازی میں مثبت اور منفی نمو کے حامل شعبے

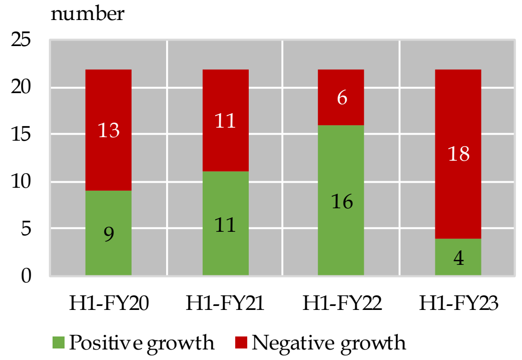

Source: Pakistan Bureau of Statistics

بڑے پیمانے کی اشیاسازی میں مجموعی سکڑاؤ کو ٹیکسٹائل کی صنعت سے منسوب کیا جا سکتا ہے جس کے بعد گاڑیاں، دواسازی، غیر دھاتی معدنی مصنوعات اور کوئلہ اور پٹرولیم مصنوعات شامل ہیں (**جدول 2.7**)۔ ملبوسات اور فرنیچر کی صنعتوں نے اپنی ترقی کی رفتار برقرار رکھی، جس سے بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں کمی کی شدت کم ہوگئی۔

شکل 2.13: ایل ایس ایم اور ایل ایس ایم علاوہ برآمدی نوعیت کے شعبہ جات میں نمو

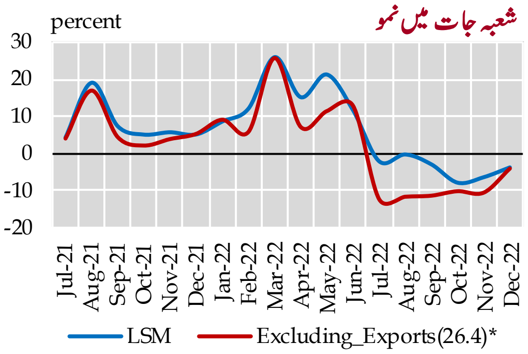

*weight in parentheses

Source: Pakistan Bureau of Statistics

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران ایل ایس ایم میں بڑا حصہ رکھنے والے ٹیکسٹائل اور گاڑیوں کے شعبوں کی پیداوار میں بالترتیب 13.1 اور 30.2 فیصد کی ہوئی جبکہ اس کے مقابلے میں پچھلے سال کی اسی مدت میں 3.5 اور 68.2 فیصد توسیع دیکھنے میں آئی تھی۔ مزید برآں، ایل ایس ایم میں ہونے والی مجموعی کمی میں ایک بڑا حصہ دواسازی، غیر دھاتی اجزا اور پٹرولیم کی پیداوار میں کمی کا تھا۔ مصنوعات کی مخصوص بیرونی طلب کی وجہ سے ملبوسات اور فرنیچر کے شعبوں میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران 46.6 اور 105.5 فیصد اضافہ ہوا۔ مالی

19 ابتدائی برآمدی نوعیت کے شعبوں میں ٹیکسٹائل، ملبوسات، فرنیچر، اور چمڑے کی مصنوعات شامل ہیں اور فٹ بال اور برقی پنکھے بطور ذیلی شعبے شامل ہیں۔

سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران ٹیرف اور ایندھن کی قیمتوں میں انتظامی اضافے کے نتیجے میں تھوک اشاریہ قیمت سے ظاہر ہونے والی خام مال کی مجموعی لاگت گذشتہ سال کی اسی مدت کے 21.5 فیصد سے بڑھ کر زیر جائزہ مدت کے دوران 34.1 فیصد ہوگئی۔ اسی طرح سخت زری پالیسی کی وجہ سے بڑھتی ہوئی مالی لاگت کے نتیجے میں اشیاسازی کے شعبے کی جانب سے بینکوں سے قرضوں کی طلب گذشتہ سال کے 674 ارب روپے سے کم ہو کر زیر جائزہ مدت کے دوران 502.5 ارب روپے پر آگئی۔[20]

مزید برآں، زرمبادلہ رقوم کی ناکافی آمد اور زرمبادلہ کے ذخائر اور شرح مبادلہ پر بڑھتے ہوئے دباؤ کی صورت حال میں خام مال کی درآمد پر عارضی پابندیاں بھی زیر جائزہ مدت کے دوران اشیاسازی کی سرگرمیوں میں رکاوٹ بن گئیں۔ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران عالمی منڈیوں میں توانائی کی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے طلب میں کمی کے ساتھ چین کی کووڈ کے خلاف صفر برداشت کی پالیسی ملکی برآمدات میں کمی کا باعث بنی۔[21]

جدول 2.7: بڑے پیمانے کی اشیاسازی کے اہم شعبوں میں نمو اور حصہ

فیصد

		نمو		حصہ	
شعبہ	وزن	م س22ء-شش1	م س23ء شش1	م س22ء-شش1	م س23ء شش1
بڑے پیمانے کی اشیاسازی	**78.4**	**7.7**	**-3.7**	**7.7**	**-3.7**
غذا	10.7	1.2	-2.6	0.2	-0.4
مشروبات	3.8	5.0	-8.3	0.2	-0.4
تمباکو	2.1	21.6	-23.5	0.5	-0.6
ٹیکسٹائل	18.2	3.5	-13.1	0.8	-2.8
دھاگا	*8.9*	*0.8*	*-14.2*	*0.02*	*-1.4*
کپڑے	*7.3*	*0.3*	*-7.2*	*0.01*	*-0.6*
پہننے والے ملبوسات	6.1	20.4	46.6	1.6	4.1
کاغذ اور گتہ	1.6	17.3	-2.8	0.4	-0.1
کوئلہ اور پیٹرولیم مصنوعات	6.7	0.7	-11.1	0.1	-0.8
کیمیکل مصنوعات	6.5	3.3	-1.1	0.3	-0.1
ادویات	5.2	-5.0	-21.6	-0.3	-1.2
غیر دھاتی معدنی مصنوعات	5.0	1.8	-11.7	0.1	-0.9
لوہے اور فولاد کی مصنوعات	3.4	18.4	-2.1	0.8	-0.1
برقی آلات	2.0	-3.8	-1.0	-0.2	0.0
گاڑیاں	3.1	68.2	-30.2	2.0	-1.4
فرنیچر	0.5	569.1	105.5	1.2	1.4

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

20 مالی سال 22ء کے دوران 675 بی پی ایس اضافے کے علاوہ اسٹیٹ بینک نے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران پالیسی ریٹ میں 225 بی پی ایس کا اضافہ کیا۔

21 اجناس اور خام مال کی مانگ کی پیمائش کرنے والے بالٹک ڈرائی انڈیکس (بی ڈی آئی) میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران 56.0 فیصد کمی دیکھی گئی۔

ٹیکسٹائل

برآمدات میں کمی اور سیلاب سے نقصانات ٹیکسٹائل پیداوار میں کمی کا باعث بنے

اشیاسازی کی صنعت کے سب سے بڑے جز ٹیکسٹائل کے شعبے میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران 13.1 فیصد کا سکڑاؤ درج کیا گیا جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں 3.5 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ ٹیکسٹائل کے شعبے میں 94 فیصد حصہ رکھنے والے اجزا دھاگہ، کپڑا اور اونی کمبلوں کی پیداوار میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران بالترتیب 14.2، 7.2 اور 55.0 فیصد کمی ہوئی، جبکہ گذشتہ سال کے اسی عرصے میں 0.8، 0.3 اور 41.8 فیصد کی نمو ہوئی تھی (**جدول 2.8**)۔ پاکستان سینٹرل کاٹن کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق سیلاب سے نقصانات کی وجہ سے کپاس کی آمد میں نمایاں کمی ہوئی جس نے ٹیکسٹائل کے شعبے کی مجموعی پیداوار پر منفی اثرات مرتب کیے۔

شکل 2.14: پہلی ششماہی کے دوران ملبوسات کے شعبے میں برآمدات، پیداوار اور قیمتوں میں نمو

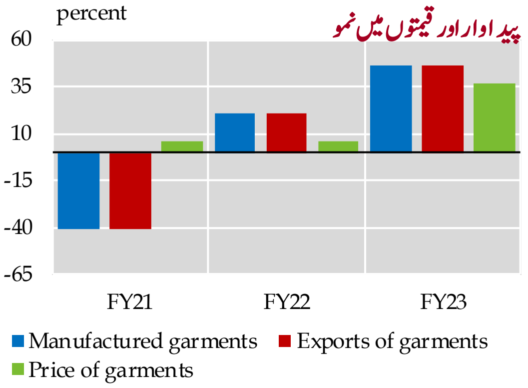

Source: Pakistan Bureau of Statistics

چین کی صفر کووڈ پالیسی اور اس کے نتیجے میں طلب میں کمی بر آمدی شعبے کی ٹیکسٹائل کی طلب کو کمزور کرنے کا باعث بنی۔ خصوصاً، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران سوتی دھاگے اور سوتی کپڑے کی برآمدی مقدار میں بالترتیب 42.5 اور 25.4 فیصد کمی ہوئی۔ اس کے علاوہ بستر کی چادروں اور منسلک مصنوعات اور تولیے کی برآمدات میں بالترتیب 26.3 اور 16.5 فیصد کمی ہوئی۔ ٹیکسٹائل کے شعبے میں سکڑاؤ کا باعث بننے والے اہم عوامل میں بجلی کے نرخوں اور ایندھن کی قیمتوں میں ہوشربا اضافے کے ساتھ سخت زری حالات شامل ہیں۔

مالی سال 22ء میں 675 بی پی ایس اضافے کے علاوہ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران پالیسی ریٹ میں 225 بی پی ایس مزید اضافے کے ساتھ ساتھ اسٹیٹ بینک کی برآمدی مالکاری اسکیم اور طویل مدتی قرضہ سہولت کو پالیسی ریٹ سے منسلک کرنے کے نتیجے میں بھی ٹیکسٹائل کے شعبے کی قرض لینے کی لاگت میں اضافہ ہو گیا۔[22] بعد ازاں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں ٹیکسٹائل کے شعبے کو جاری سرمائے کے قرضے کم ہو کر 137.3 ارب روپے رہ گئے جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 260.1 ارب روپے تھے۔ ٹیکسٹائل کے قرضوں میں کمی اس کی پیداوار میں کمی کی عکاسی کرتی ہے۔[23]

پہننے والے ملبوسات

پہننے والے ملبوسات کی برآمدات بڑھنے کے باعث گارمنٹس اور ملبوسات میں نمو کی رفتار جاری رہی

تیار ملبوسات کے شعبے نے اپنی نمو کی رفتار کو برقرار رکھتے ہوئے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران اپنی پیداوار میں 46.6 فیصد اضافہ درج کیا، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 20.4 فیصد اضافہ ہوا تھا (**شکل 2.14**)۔ اس شعبے کو بلند برآمدی حجم سے فائدہ ہوا جس کی وجہ روایتی مارکیٹ میں بلند طلب اور آرڈرز کی چین سے پاکستان کو منتقلی ہے (دیکھیں **باب 5-بیرونی شعبہ**)۔[24] خام مال کی قیمتوں میں تیزی سے اضافے کے باوجود یہ اضافہ ہوا جس کی عکاسی مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملبوسات کے شعبے کے تھوک اشاریہ قیمت (ڈبلیو پی آئی) میں

---

22 ماخذ: آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 6، 7، 11 اور 13 برائے 2022ء۔

23 ٹیکسٹائل کے شعبے نے ای ایف ایس اور ایل ٹی ایف ایف کے تحت مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں بالترتیب 18.8 ارب روپے اور 2.1 ارب روپے واپس کیے، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 67.9 ارب روپے اور 64.6 ارب روپے واپس کیے گئے تھے۔

24 یہ بات قابل ذکر ہے کہ حجم میں شاندار نمو کے برعکس ڈالر کے لحاظ سے ملبوسات کی برآمدات میں زیرِ جائزہ مدت کے دوران صرف 0.1 فیصد اضافہ ہوا۔

جدول 2.8: ٹیکسٹائل اور پہننے والے ملبوسات کی صنعت کی پیداوار

مقدار ملین میٹرک ٹن؛ نمو فیصد

	وزن	مجموعی حجم			نمو	
		م س21ء شش1	م س22ء- شش1	م س23ء شش1	م س22ء- شش1	م س23ء شش1
دھاگا	**8.9**	1.7	1.7	1.5	0.8	14.2-
کپڑے*	**7.3**	523.8	525.3	487.5	0.3	7.2-
پٹ سن کی اشیا	**0.3**	0.03	0.03	0.03	9.7-	5.6
اونی کمبل**	**0.9**	32.4	46.0	20.7	41.8	54.9-
پہننے والے ملبوسات***	**6.1**	18.0	21.7	31.8	20.4	46.6

* ملین اسکوائر میٹر، ** ملین، *** ملین درجن

ماخذ: پاکستان دفترِ شماریات

37.2 فیصد نمو سے ہوئی، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 5.5 فیصد نمو ہوئی تھی۔ بڑھتی ہوئی لاگت سے نمٹنے کے لیے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران شعبے نے جاری سرمائے کے لیے قرض گیری بڑھادی۔

غذا

چینی کے ذیلی شعبے میں نمایاں نمو نے خوراک کے شعبے میں کمی کو معتدل کیا

خوراک کا شعبہ جو بڑے پیمانے کی اشیا سازی کا دوسرا سب سے بڑا جزو ہے، اس میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران 2.6 فیصد کمی ہوئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 1.2 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ گندم اور چاول کی پسائی میں ہونے والی کمی وہ بنیادی وجہ تھی جس کے نتیجے میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران غذا کے شعبے میں مجموعی طور پر کمی آئی (**شکل 2.15**) اچانک سیلاب کی وجہ سے چاول کی فصل کو نقصان پہنچا، لہٰذا اس کی پیداوار اور برآمدات میں بالترتیب 40.0 اور 23.0 فیصد کمی واقع ہوئی۔

گنے کی کچل کاری میں تاخیر کے باوجود مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران چینی کے ذیلی شعبے کی پیداوار میں 14.7 فیصد کی بھرپور نمو دکھائی دی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 4.0 فیصد کمی ہوئی تھی۔[25] نتیجتاً، اس مدت میں غذائی صنعت میں مجموعی کمی معتدل ہوگئی۔ اسی طرح، خوردنی تیل اور بناتی گھی کے ذیلی شعبے میں پیداوار نے زیرِ جائزہ مدت کے دوران مثبت کردار ادا کیا۔ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران سویابین اور پام آئل کی درآمدات میں اضافے کو خوردنی تیل اور سبزیوں کی پیداوار میں اضافے کی وجہ قرار دیا گیا۔

شکل 2.15: پہلی ششماہی کے دوران غذائی شعبے کے منتخب اجزا کی نمو

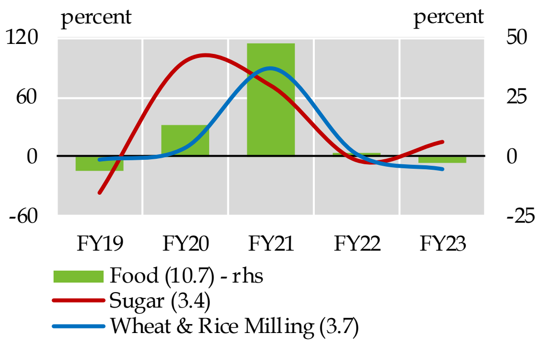

* The QIM weight of the Food sector and selected sub-sectors is given in parentheses.

Source: Pakistan Bureau of Statistics

25 چینی کی برآمدات پر حکومت اور مل مالکان کے درمیان ڈیڈلاک کی وجہ سے گنے کی کچل کاری میں تاخیر ہوئی۔

کوئلہ اور پٹرولیم

قیمتوں میں اضافے اور پست طلب نے پٹرولیم کے شعبے کی پیداوار میں کمی کر دی

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران پٹرولیم کے شعبے میں بھی 11.1 فیصد کمی دیکھی گئی، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت کے دوران 0.7 فیصد نمو ہوئی تھی۔ جیٹ فیول آئل میں نمو کے علاوہ، پٹرولیم صنعت کے تمام ذیلی شعبوں میں نمایاں کمی درج کی گئی۔

شکل 2.16: پٹرولیم مصنوعات کی درآمدی مقدار

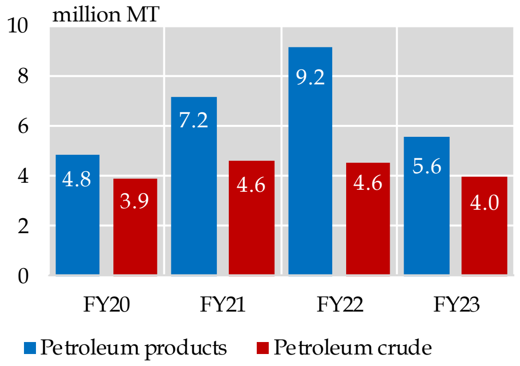

Source: Pakistan Bureau of Statistics

ایندھن کے سرکاری نرخوں میں اضافے اور روپے کی قدر میں بہت زیادہ کمی کے نتیجے میں، پٹرولیم مصنوعات کی پست طلب نے ریفائننگ کی سرگرمیوں پر اثر ڈالا۔ آئل کمپنیز ایڈوائزری کونسل (او سی اے سی) کے مطابق، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران پٹرولیم مصنوعات کی فروخت میں 20.6 فیصد کمی واقع ہوئی۔

مزید برآں، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران تیل کی بین الاقوامی قیمتیں بڑھ کر اوسطاً 94 ڈالر فی بیرل تک پہنچ گئیں جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 76 ڈالر فی بیرل تھیں، جس سے طلب میں مزید کمی آئی۔[26] نتیجتاً، پٹرولیم مصنوعات اور خام تیل کی درآمدی مقدار میں بالترتیب 39.6 فیصد اور 12.5 فیصد کمی واقع ہوئی ہے (**شکل 2.16**)۔[27]

کھاد

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران کھاد کے شعبے میں 2.0 فیصد کمی درج کی گئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 4.5 فیصد کمی ہوئی تھی۔ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران یوریا کی پیداوار میں 2.0 فیصد کمی واقع ہوئی، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 4.0 فیصد تخفیف ہوئی تھی (**شکل 2.17**)۔ مزید برآں، درآمدی کھاد 21.3 فیصد گھٹ گئی اور مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران 0.7 ملین میٹرک ٹن تک محدود رہی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت کے دوران 0.9 ملین میٹرک ٹن تھی۔

شکل 2.17: بڑے اور چھوٹے یونٹوں کی جانب سے یوریا کی پیداوار، پہلی ششماہی

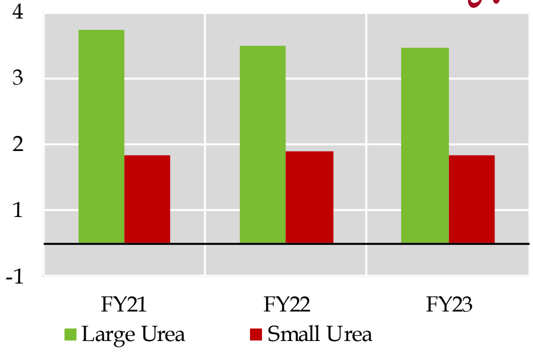

Source: Pakistan Bureau of Statistics

سیلاب سے متاثرہ زرعی اراضی والے علاقوں میں پست طلب، کھاد کمپنیوں کے طویل مدتی تبدیلیوں، گیس کی فراہمی میں خلل اور گیس کی بڑھتی ہوئی قیمتیں وہ اہم عوامل تھے جو زیرِ جائزہ مدت کے دوران یوریا کی پیداوار میں کمی کا باعث بنے۔

---

26 مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں، برینٹ آئل اور عرب لائٹ کی اوسط قیمت بالترتیب 76.4 اور 77.1 ڈالر فی بیرل سے بڑھ کر 93.0 اور 98.1 ڈالر فی بیرل ہوگئی۔ ماخذ: آئی ایم ایف کموڈیٹی پرائسز، بلومبرگ۔

27 یہ بات قابلِ غور ہے کہ اگرچہ پٹرولیم مصنوعات اور خام تیل کی درآمدی مقدار میں بالترتیب 39.6 اور 12.5 فیصد کمی ہوئی ہے تاہم قیمتوں کے اثرات کے باعث ڈالر کے مقابلے میں پیٹرولیم مصنوعات کی قدر میں صرف 17 فیصد کمی آئی ہے۔ جبکہ خام تیل کی درآمدی قدر میں 15.2 فیصد اضافہ ہوا۔

شکل 2.18: طبی مصنوعات کی پیداوار میں نمو، پہلی ششماہی

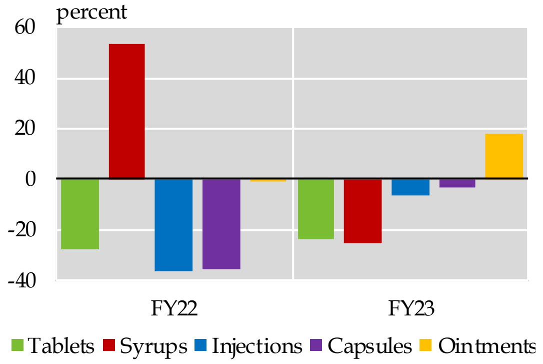

Source: Pakistan Bureau of Statistics

شکل 2.19: پہلی ششماہی میں گاڑیوں کے شعبے کی پیداوار میں نمو

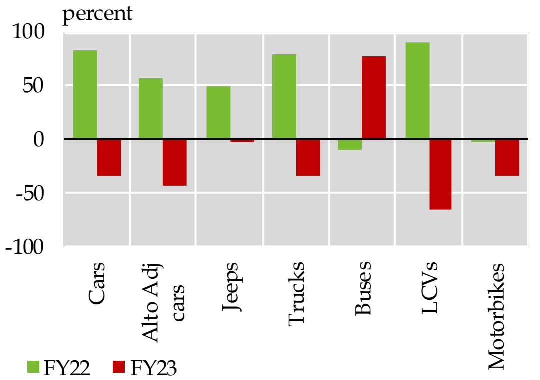

Source: Pakistan Automotive Manufacturers Association

ادویات

ملکی اور عالمی دونوں عوامل دواسازی کی صنعت میں نمایاں کمی کا باعث بنے

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران ادویات کے شعبے میں 21.6 فیصد کی ہوئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 5.0 فیصد کمی واقع ہوئی تھی۔ گولیوں کی پیداوار جو ادویات میں 50 فیصد سے زائد حصے کی حامل ہے، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں 24.0 فیصد گھٹ گئی، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت کے دوران ان میں 27.4 فیصد کمی آئی تھی (**شکل 2.18**)۔ مزید برآں، درآمد شدہ طبی مصنوعات کی مقدار میں بھی مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران 12.8 فیصد کمی درج کی گئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت کے دوران 150.0 فیصد نمو ہوئی تھی۔

بنیادی طور پر درآمد شدہ خام مال پر بہت زیادہ انحصار، دواؤں کے خام مال کی بڑھتی ہوئی قیمتیں اور پاکستانی روپے کی قدر میں نمایاں کمی مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران ادویات کی پیداوار میں کمی کا باعث بنی۔ ادویات کی قیمتوں کی باضابطہ نوعیت ایک اور رکاوٹ تھی۔

شکل 2.20: پہلی ششماہی کے دوران گاڑیوں کی مصنوعات کی فروخت میں نمو

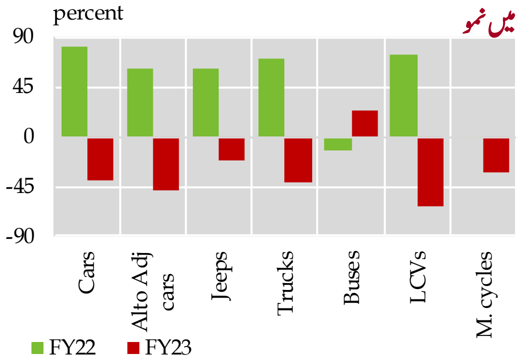

Source: Pakistan Automotive Manufacturers Association

گاڑیاں

مہنگائی کے دباؤ اور سخت پالیسی ضابطوں کے نتیجے میں گاڑیوں کے شعبے کی پیداوار میں خاصی کمی واقع ہوئی

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران گاڑیوں کی صنعت میں بھی 30.2 فیصد سکڑاؤ درج کیا گیا، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 68.2 فیصد نمو ہوئی تھی (**شکل 2.19**)۔ خود کار گاڑیوں کی صنعت کی پیداوار میں کمی کو طلب اور رسد دونوں عوامل سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ طلب کے لحاظ سے بنیادی وجہ کاروں اور ایندھن کی قیمتوں میں اضافے کے سبب صارفین کی طلب میں کمی تھی۔ پی اے ایم اے کے مطابق زیرِ جائزہ مدت میں گاڑیوں کی فروخت میں 40.0 فیصد کمی آئی (**شکل 2.20**)۔ اسٹیٹ بینک کی جانب سے گاڑیوں کے قرضوں کے محتاطیہ

تقاضوں میں سختی کو طلب میں کمی کا ایک عامل قرار دیا جاسکتا ہے۔(دیکھیے **باب 3- زری پالیسی اور مہنگائی**)۔

رسد کے لحاظ سے پالیسی پر مبنی درآمدی پابندیوں اور پاکستانی روپے کی قدر میں نمایاں کمی نے بھی زیر جائزہ مدت کے دوران الگ الگ پُرزوں کی شکل میں (سی کے ڈی) اور نیم ساختہ شکل میں (ایس کے ڈی) گاڑیوں کی کٹس کی درآمدات کو کم کرنے میں کردار ادا کیا (**شکل 2.21**)۔

شکل 2.21: گاڑیوں کی کٹس کی الگ الگ پُرزوں / نیم ساختہ شکل میں سہ ماہی درآمدات

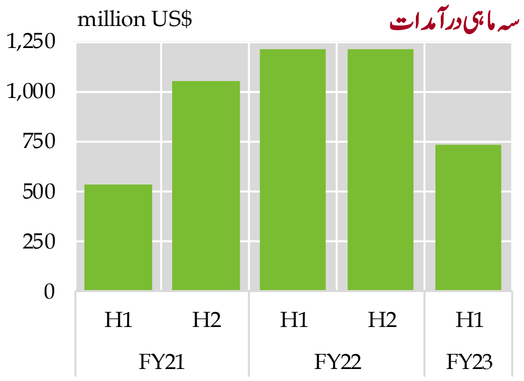

Source: Pakistan Bureau of Statistics

تعمیرات سے منسلک صنعتیں

مقامی اور عالمی منڈیوں میں کمزور طلب تعمیرات سے منسلک صنعتوں کے لیے رکاوٹ بن گئی

محدود مالیاتی گنجائش کے باعث رواں مالی سال کے آغاز سے ہی حکومت نے میرا پاکستان میرا گھر سمیت تقریباً تمام رعایتی قرضہ اسکیمیں بند کردیں۔ نتیجتاً مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران مکانات کی تعمیر کے قرضوں کا بہاؤ سکڑ گیا اور اس مدمیں ایک ارب روپے کی واپسی دیکھی گئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت کے دوران 52.7 ارب روپے کے قرضے حاصل کیے گئے تھے۔ پی ایس ڈی پی کے اخراجات کی نمو بھی مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران 4.5 فیصد تک گھٹ گئی جو گذشتہ مالی سال کی اسی مدت میں 40.2 فیصد تھی، جس کے نتیجے میں بڑے پیمانے پر انفراسٹرکچر کے منصوبوں کی سرگرمیاں سست پڑ گئیں۔

سیمنٹ

تعمیراتی سرگرمیوں میں کمی کا نتیجہ سیمنٹ کی پیداوار میں کمی کی صورت میں نکلا

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران سیمنٹ کے شعبے کی پیداوار میں 15.1 فیصد کمی آئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 0.92 فیصد کمی ہوئی تھی۔ کُل پاکستان انجمن سیمنٹ سازی (اے پی سی ایم اے) کے مطابق سیمنٹ کی پیداوار میں کمی کو بنیادی طور پر پست تعمیراتی طلب سے منسوب کیا گیا جس کی عکاسی مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملکی ترسیلات میں 16.9 فیصد کمی سے ہوتا ہے، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 2.0 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ (**شکل 2.22**)۔

شکل 2.22: سیمنٹ کی ترسیلات میں نمو

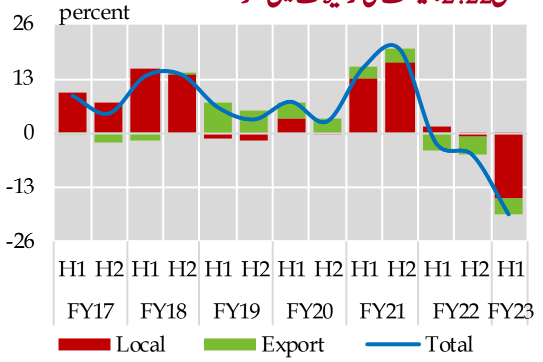

*Growth contribution for local and exports dispatches

Source: All Pakistan Cement Manufecturars Association

مزید برآں، ملک کے برآمدی مقامات کی جانب سے سیمنٹ کی طلب میں تخفیف نے بھی سیمنٹ کی پیداوار کو کم کر دیا۔ جیسا کہ اے پی سی ایم اے کی طرف سے بتایا گیا، افغانستان کے علاوہ دیگر ممالک کو سیمنٹ کی برآمدات کے حجم میں زیرِ جائزہ مدت کے دوران 49.0 فیصد کمی ہوئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت کے دوران 32.5 فیصد اضافہ ہوا تھا (**شکل 2.22**)۔

شکل 2.23: پہلی ششماہی کے دوران فولاد کے شعبے میں نمو

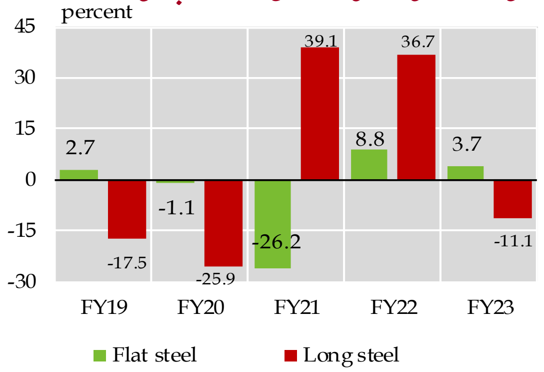

Source: Pakistan Bureau of Statistics

تباہ کن سیلاب کے علاوہ روس یوکرین جنگ کی وجہ سے درآمدی کوئلے کی بڑھتی ہوئی قیمت، فاضل پرزوں پر درآمدی رکاوٹیں، سخت زری حالات اور مہنگائی کے دباؤ کے ساتھ پی ایس ڈی پی کے کم اخراجات جائزے کی مدت کے دوران سیمنٹ کی طلب اور پیداوار میں کمی کا سبب بننے والے اہم عوامل تھے۔

فولاد

عالمی رسدی زنجیر میں تعطل نے فولاد کی پیداوار کو سست کردیا

مالی سال23ء کی پہلی ششماہی کے دوران فولاد کے شعبے میں 2.1 فیصد کمی دیکھی گئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 18.4 فیصد اضافہ ہوا تھا (**شکل 2.23**)۔ فولاد میں کمی بنیادی طور پر لمبے فولاد کی وجہ سے ہوئی، جس میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران 11.1 فیصد کمی آئی جبکہ گذشتہ دو برسوں کی اسی مدت میں بالترتیب 36.7 اور 39.1 فیصد کی نمایاں نمو ہوئی تھی۔

درآمد شدہ اسکریپ، جو فولاد کی پیداوار کا بنیادی خام مال ہے، اس میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران 39.3 فیصد کمی آئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 21.0 فیصد کمی ہوئی تھی (**شکل 2.24**)۔ خام مال کی درآمد پر رکاوٹوں، روپے کی قدر میں کمی اور فولادی اسکریپ لے جانے والے کنٹینروں پر تاخیری جرمانوں کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ توانائی کی بڑھتی ہوئی لاگت کو فولاد کی صنعت میں کم پیداوار کا سبب بننے والے اہم عوامل تھے۔ مزید برآں، صنعت کے ذرائع کے

شکل 2.24: پہلی ششماہی میں فولاد کی درآمدات میں نمو

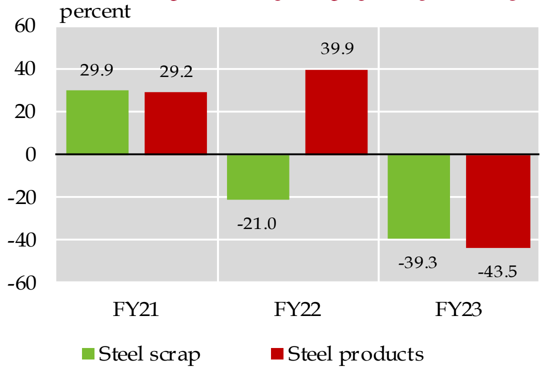

Source: Pakistan Bureau of Statistics

مطابق مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے پہلے دو مہینوں کے دوران بیشتر فولاد ساز کمپنیوں کو سیلاب کی وجہ سے حجم میں کمی کا سامنا رہا۔

2.4 خدمات

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران خدمات کے شعبے کے اظہاریے سرگرمیوں میں سست رفتاری کو ظاہر کرتے ہیں، جس کی بنیادی وجہ اجناس پیدا کرنے والے شعبوں کا سکڑنا ہے۔ خدمات کے شعبے میں تھوک اور خردہ تجارت کے اظہاریے اس شعبے میں معمولی سست روی کو ظاہر کرتے ہیں۔ اس سست روی کو خاصی حد تک سیلاب سے ہونے والے نقصانات سے منسوب کیا جاسکتا ہے، جس نے اہم فصلوں یعنی کپاس، گنے اور چاول کی پیداوار کو بری طرح متاثر کیا تھا۔ زراعت کے علاوہ، صنعتی شعبے میں بھی نمو معتدل رہی جیسا کہ بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو میں کمی سے ظاہر ہے۔ مزید برآں، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران درآمدات میں بھی 18 فیصد کمی آئی، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں تقریباً 51 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

تھوک اور خردہ شعبے میں سست روی کے مطابق اس شعبے میں مزید قرض گیری کے بجائے قرضوں کی واپسی دیکھی گئی۔ اس کی بڑی وجہ غیر تخصیصی تھوک تجارت تھی، جس میں تقریباً 5.7 ارب روپے واپس کیے گئے۔ اس سست روی کی ایک اور اہم وجہ ٹھوس، مائع اور گیس والے ایندھنوں اور متعلقہ مصنوعات کی تھوک

فروخت میں پست قرض گیری تھی، کیونکہ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران اینڈ ھسن کی طلب کمزور رہی۔

ٹرانسپورٹ اور ذخیرہ کاری کے شعبے میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران پٹرولیم مصنوعات کی ٹرانسپورٹ کے شعبے کو فروخت میں 19 فیصد کمی آئی، کیونکہ اہم انفراسٹرکچر - سڑکوں اور پلوں - کو سیلاب کی وجہ سے نقصان پہنچا تھا (**جدول 2.9**)۔ اس کے علاوہ پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافے سے طلب بھی ماند پڑ گئی۔ مزید برآں، پست اقتصادی سرگرمیوں کی وجہ سے کمرشل گاڑیوں کی فروخت میں بھی کمی دکھائی دی۔ یہ رجحانات نقل و حمل کے شعبے کے مجموعی طور پر کمزور ہونے کی نشاندہی کرتے ہیں۔ انفراسٹرکچر کو پہنچنے والے نقصانات کی وجہ سے سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں سیاحت میں کمی آئی جس سے خوراک اور رہائش کے شعبے بھی متاثر ہوئے کیونکہ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے بیشتر حصے کے دوران اہم سیاحتی مقامات تک رسائی معطل رہی۔

جدول 2.9: انفراسٹرکچر کو نقصانات

سڑکیں کلو میٹر میں؛ پل اعداد میں

صوبہ	سڑکیں	پل
بلوچستان	2,222	58
پنجاب	877	15
خیبر پختونخوا	1,575	107
سندھ	8,389	165
کُل	**13,115**	**439**

* مجموعی نقصانات 14 جون 2022ء تا 11 نومبر 2022ء

ماخذ: نیشنل ڈیزاسٹر منیجمنٹ اتھارٹی

دیگر اقدامات کے برعکس اطلاعات اور ٹیلی مواصلات کے اظہاریوں سے ٹیلی گنجانیت اور براڈ بینڈ سبسکرائبرز دونوں میں اضافے کے رجحان میں تسلسل کی نشاندہی ہوتی ہے۔ یہ اضافہ ٹیلی مواصلات کے شعبے کے بلند منافع کے ساتھ ساتھ مقامی طور پر تیار کردہ سیلولر آلات پر بڑھتے ہوئے انحصار کی عکاسی کرتا ہے۔[28]

2022ء کے سیلاب نے صحت اور تعلیم کی خدمات کو بھی کافی نقصان پہنچایا (**جدول 2.10**)۔ کم از کم 6225 تعلیمی ادارے مکمل طور پر تباہ ہوگئے اور 10980 کو جزوی طور پر نقصان پہنچا، جس کی وجہ سے تدریسی خدمات معطل ہو گئیں۔ ان نقصانات سے تقریباً 94 ہزار اساتذہ اور 26 لاکھ اندراج شدہ طلبا متاثر ہوئے۔

جدول 2.10: منتخب شعبوں میں تباہ کاریاں اور نقصانات

ارب روپے

شعبہ	تباہ کاریاں	نقصانات
صحت	23	7
تعلیم	120	47
نقل و حمل اور مواصلات	701	60
سیاحت	2	20

ماخذ: پاکستان میں سیلاب 2022ء کی تباہ کاری کے بعد درکار امور کے جائزے کی ضمنی رپورٹ (حکومتِ پاکستان)

اسکول کی تعلیم میں پرائمری اسکولوں کو سب سے زیادہ نقصان پہنچا، اور تمام تباہ شدہ اداروں میں ان کا حصہ 80 فیصد تھا۔[29] تعلیم کے علاوہ صحت کی سہولتوں کو 13 فیصد نقصان پہنچا، جس کے نتیجے میں صحت کی خدمات کی فراہمی میں تعطل آگیا۔[30] خدمات کے شعبے میں یہ تنزلی اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی جانب سے کیے گئے اعتمادِ کاروبار کے سروے سے بھی ظاہر ہوتی ہے جو کاروباری احساسات کی عکاسی کرتا ہے۔ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے نتائج کاروباری اعتماد میں کمی کی نشاندہی کرتے ہیں (**شکل 2.25**)۔

---

[28] ماخذ: پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی (اس لنک پر دستیاب ہے: https://www.pta.gov.pk/en/media-center/single-media/telecom-revenues-rise-to-pkr-694-billion-in-2022-pta-سالانہ-رپورٹ-110123)

[29] ماخذ: وزارت برائے منصوبہ بندی و ترقیات اور خصوصی اقدامات (2022ء)۔ پاکستان میں سیلاب 2022ء: آفات کے بعد ضروریات کے جائزے کی ضمنی رپورٹ۔ اسلام آباد: وزارت منصوبہ بندی و ترقیات اور خصوصی اقدامات۔

[30] ایضاً۔

بینکاری شعبے کے اثاثوں میں 19 فیصد اضافہ درج کیا گیا۔ اثاثوں میں اضافہ بنیادی طور پر سرمایہ کاری اور ایڈوانسز کی وجہ سے ہوا (**شکل 2.26**)۔ مزید برآں، بلند شرحِ سود بھی منافع میں اضافے کا باعث بنی (**جدول 2.11**)۔

شکل 2.25: خدمات، تھوک اور خردہ شعبے کے اعتماد کا اشاریہ

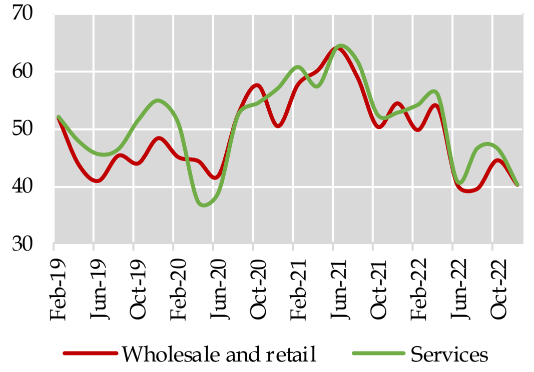

Source: State Bank of Pakistan

شکل 2.26: پہلی ششماہی میں اثاثوں کی ہیئت ترکیبی

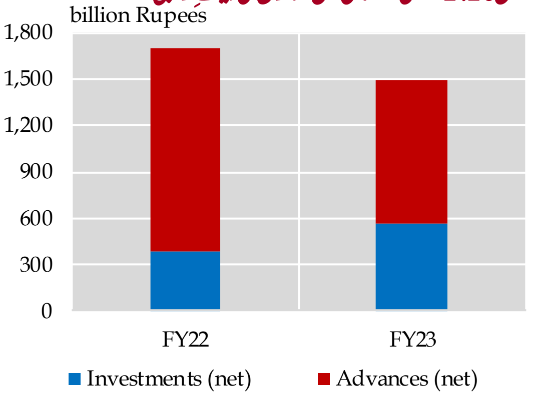

Source: State Bank of Pakistan

2.5 افرادی قوت کی منڈی

بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں کمی کے رجحان کے مطابق پنجاب اور سندھ دونوں میں صنعتی روزگار میں مندی کا رجحان رہا (**شکل 2.27**)۔ پاکستان میں، پنجاب اور سندھ کی مشترکہ ملازمتوں میں جولائی تا نومبر مالی سال 23ء کے دوران 0.8 فیصد کمی واقع ہوئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 4.4 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ پنجاب دفتر شماریات (پی بی او ایس) اور سندھ دفتر شماریات (ایس بی او ایس) کی جانب سے دیے گئے افرادی قوت کی منڈی کے اعداد و شمار نے گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں جولائی تا نومبر مالی سال 23ء کے دوران صنعت اور خدمات دونوں شعبوں میں روزگار میں کمی کو ظاہر کیا۔ اس کے علاوہ ایس بی پی آئی بی اے، بی سی ایس اور سی سی ایس سروے میں بھی زیرِ جائزہ مدت کے دوران روزگار کے احساسات میں بگاڑ کی عکاسی کی گئی۔

شکل 2.27: پہلی ششماہی میں صنعتی روزگار اور ایل ایس ایم کے اشاریے

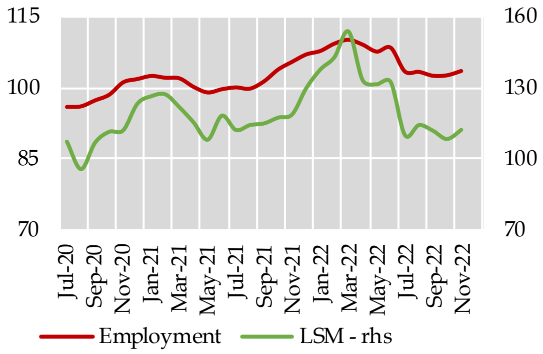

*Punjab and Sindh combined
Source: PBS, PBOS and SBOS

پاکستان دفتر شماریات کے افرادی قوت کے تازہ ترین سروے 2021-2022ء کے مطابق خدمات اور صنعتی شعبوں میں روزگار کے علاوہ، گذشتہ برسوں میں ملازمت کی صنفی تقسیم سے پتہ چلتا ہے کہ پاکستان میں تمام پیشوں میں خواتین کے مقابلے میں مردوں کی افرادی قوت کا حصہ زیادہ ہے۔ **باکس 2.2** میں پاکستان میں خواتین کی افرادی قوت کی شرکت کے رجحانات کا مختصر تجزیہ کیا گیا ہے۔

زیرِ جائزہ مدت میں سندھ اور پنجاب میں پیداوار اور روزگار کی سطح گھٹنے کی وجہ سے صنعتی شعبے میں کارکنوں کو ملازمتوں سے برخاست کیا گیا۔ اس کے ساتھ م س 23ء کی پہلی ششماہی میں اسٹیٹ بینک کے اعتمادِ کاروبار سروے میں صنعت اور خدمات دونوں شعبوں میں روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے احساسات میں تنزلی ظاہر ہوئی۔ اسی طرح، اگلے چھ ماہ کے لیے اسٹیٹ بینک کے اعتمادِ صارف سروے میں ملازمتوں کی نمو کے بارے میں تصورات میں بگاڑ دیکھا گیا۔

جدول 2.11: شعبۂ خدمات کے اظہاریے

	مالی سال 22ء–پہلی ششماہی	مالی سال 23ء–پہلی ششماہی
تھوک اور خردہ تجارت		
شعبہ وار قرضے کا استعمال-بہاؤ (ارب روپے)	55.4	2.8-
درآمدات (ارب ڈالر)	40.8	31
نمو (فیصد)	*66*	*23-*
بڑے پیمانے کی اشیا سازی (سال بسال فیصد نمو)	7.7	3.7-
زرعی قرضوں کی تقسیم (ارب روپے)	640.8	842
نقل و حمل اور ذخیرہ کاری		
شعبۂ نقل و حمل کو پٹرولیم مصنوعات کی فروخت (نمو)	11.2	19.3-
ٹیلی گنجائیت (فیصد)	87.1	87.9
براڈ بینڈ استعمال کنندگان (ملین)	109.6	124
مالیات اور بیمہ سرگرمیاں **		
اثاثہ جات (ارب روپے)***	30,058	35,795
امانتیں (ارب روپے)***	21,719	23,461.4
اثاثوں پر منافع بعد از ٹیکس (فیصد)	0.96	1.01
ایکویٹی پر منافع بعد از ٹیکس (فیصد)	14	16.9
منافع بعد از ٹیکس (ارب روپے)	141.3	210
متعدی شرح (اختتام دسمبر 2022ء)	7.9	7.3
عام حکومتی خدمات		
اخراجات–عمومی سرکاری اور دفاع (ارب روپے)	730.4	865.5

**صرف شعبۂ بینکاری ***آخر نومبر 2020ء تک کے اسٹاک، صرف وفاقی حکومت

ماخذ: بینک دولت پاکستان، پاکستان دفتر شماریات، آئل کمپنیز ایڈوائزری کونسل، پاکستان آٹوموٹیو مینوفیکچررز ایسوسی ایشن، پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی، اور وزارتِ خزانہ

پنجاب

صنعتوں کے روزگار اشاریے کی پیمائش کے مطابق گذشتہ برس کی نسبت م س23ء کی پہلی ششماہی کے دوران پنجاب میں مجموعی طور پر اشیا سازی کے شعبے میں کارکنوں کو ملازمتوں سے برخواست کیا گیا (**شکل 2.28**)۔ پنجاب میں صنعتی پیداوار اور روزگار کے ماہانہ سروے میں بتایا گیا ہے کہ م س23ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملازمتوں کی تخلیق میں 0.8 فیصد کمی آئی، جس میں پچھلے سال کی اسی مدت کے دوران 1.4 فیصد کا اضافہ ہوا تھا۔

شکل 2.28: پنجاب میں روزگار میں سال بسال نمو

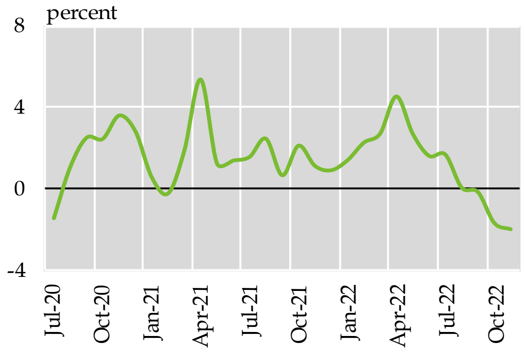

Source: Punjab Bureau of Statistics

م س23ء کی پہلی ششماہی کے دوران پنجاب کے صنعتی شعبے کے روزگار میں 21.0 فیصد کمی آئی، جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں 0.3 فیصد اضافہ ہوا تھا۔اس کمی کی بڑی وجہ گاڑیوں کی صنعت میں ملازمین کی خاصی برطرفیاں تھیں۔گاڑیوں کے شعبے میں روزگار میں نمایاں کمی اس کی پیداوار سے مطابقت رکھتی ہے، جیسا کہ صنعتی پیداوار کے اشاریے سے ظاہر ہوتا ہے، گذشتہ برس کی اسی مدت کی نسبت مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران اس میں 59.0 فیصد کمی آئی۔

جدول 2.12: پنجاب میں روزگار میں بلحاظ شعبہ نمو

	م س22ء- شش 1	م س23ء- شش 1
غذائی مشروبات اور تمباکو	0.6	-6.4
ٹیکسٹائل	1.0	1.3
چمڑا، ربر اور پلاسٹک	15.6	3.5
کاغذ اور گتہ	2.4	1.2
کیمیکلز اور پٹرولیم	-0.7	-0.7
غیر دھاتی اور نمکیات	5.4	-2.0
انجینئرنگ مصنوعات	0.7	0.6
گاڑیاں	0.4	-19.1

ماخذ: پنجاب دفتر شماریات

اسی طرح، غذائی مشروبات اور تمباکو کی صنعت، دوسرا سب سے بڑا شعبہ ہونے کے ناتے، کوڈیری مصنوعات اور چینی کے ذیلی شعبوں کی وجہ سے دھچکا لگا، جن کی ملازمتوں میں م س23ء کی پہلی ششماہی کے دوران بالترتیب 18.5 فیصد اور 9.2 فیصد کمی آئی، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 13.5 فیصد اور 2.8 فیصد کی سطح پر تھا (**جدول 2.12**)۔[31][32] مزید برآں، م س23ء کی پہلی ششماہی میں سیمنٹ کے شعبے نے بھی منفی رجحان کی پیروی کرتے ہوئے م س23ء کی پہلی ششماہی میں 8.8 فیصد کارکنوں کی ملازمتیں ختم کر دیں، جبکہ گذشتہ سال ان میں 6.3 فیصد کا اضافہ ہوا تھا۔

دیگر شعبوں کے برعکس، سب سے بڑے شعبے یعنی ٹیکسٹائل کی صنعت میں گذشتہ سال 0.9 فیصد نمو کی نسبت م س23ء کی پہلی ششماہی میں 0.3 فیصد اضافہ ہوا۔ جائزے کی حالیہ مدت کے دوران مجموعی طور پر ٹیکسٹائل کے شعبے میں روزگار کی سطح میں درج ہونے والی نمو کا بیشتر حصہ پٹ سن ٹیکسٹائل کے ذیلی شعبوں کا ہے۔ پنجاب میں ٹیکسٹائل کی پیداوار میں اضافے کو ٹیکسٹائل شعبے میں روزگار بڑھنے سے منسوب کی جاسکتا ہے۔پنجاب دفتر شماریات کے مطابق، م س23ء کی پہلی ششماہی میں سوتی اور اونی ٹیکسٹائل کی مجموعی پیداوار، جس کا تعین بڑے پیمانے کی اشیاسازی کے اشاریے سے کیا گیا ہے، میں بالترتیب 0.3 اور 10.2 فیصد اضافہ ہوا۔

ٹیکسٹائل صنعت کے رجحان کے مطابق ربڑ اور پلاسٹک کے شعبے میں روزگار میں گو کہ کمی آئی، لیکن م س23ء کی پہلی ششماہی کے دوران 3.6 فیصد اضافہ درج کیا گیا، جو پچھلے سال کی اسی مدت میں 15.2 فیصد تھا۔اس شعبے کی نمو کو جوتے کے ذیلی شعبے سے منسوب کیا گیا، جس میں گذشتہ برس 11781 کارکنوں کی نسبت زیرِ جائزہ مدت کے دوران اوسطاً 12387 کارکن بھرتی کیے گئے۔ یہ اضافہ جوتے کی پیداوار بڑھنے سے مطابقت رکھتا ہے، جو گذشتہ سال کی اسی مدت میں 14.4 ملین جوڑوں کی نسبت م س23ء کی پہلی ششماہی میں بڑھ کر 16.1 ملین جوڑوں تک پہنچ گیا۔

سندھ

سندھ دفتر شماریات کی رپورٹ کے مطابق، ماہانہ صنعتی پیداوار اور روزگار سروے کے تازہ ترین اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ جولائی تا نومبر 2022ء کے دوران سندھ میں اشیاسازی کے شعبے میں روزگار مجموعی طور پر 3.0 فیصد سکڑ گیا جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 6.2 فیصد بڑھا تھا (**شکل 2.29**)۔[33]

31 شکر کی برآمدات کی اجازت پر تنازع کی وجہ سے زیرِ جائزہ مدت میں پنجاب کی شوگر ملوں نے گنے کی کچل کاری میں تاخیر کر دی تھی۔

32 م س23ء کی پہلی ششماہی میں غذا کے بیشتر ذیلی شعبوں کی پیداوار میں اضافہ درج کیا گیا، تاہم، پنجاب میں بڑے پیمانے کی اشیاسازی کے شکر، گندم کی پسائی اور سگریٹ کے اشاریوں میں بالترتیب 16.7، 14.1 اور 19.1 فیصد کمی آئی۔

33 یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ بنیادی سال میں تبدیلی کی وجہ سے شعبوں اور ذیلی شعبوں نے سندھ دفتر شماریات کی رپورٹ کے مطابق نومبر 2021ء کے حالیہ جداول برائے روزگار سابقہ جداول سے موازنے کے قابل نہیں۔اس لیے جون تا نومبر 2021ء اور جون تا نومبر 2022ء کے دوران روزگار میں نمو کا تعین کیا گیا۔

زیرِ جائزہ مدت کے دوران مشروبات، چمڑا سازی، ٹیکسٹائل اور آٹوموٹیو کے شعبے بنیادی طور پر روزگار میں کمی کا باعث بنے۔ جبکہ ملبوسات اور فولاد کی صنعتوں کے روزگار میں بہتری درج کی گئی۔

اشیا سازی میں غذائی شعبہ وہ دوسرا بڑا شعبہ ہے، جس نے جولائی تا نومبر مس23ء کے دوران 0.5 فیصد زیادہ کارکنوں کو ملازمت سے برخواست کیا، جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں 23.6 فیصد افراد کو بھرتی کیا گیا تھا۔ جولائی تا نومبر مس23ء میں ٹیکسٹائل شعبے میں روزگار میں 3.4 فیصد سکڑاؤ ہوا، جبکہ گذشتہ سال اس شعبے کی ملازمتوں میں 17.9 فیصد کا قابلِ قدر اضافہ ہوا تھا۔

شکل 2.29: سندھ میں روزگار کا اشاریہ

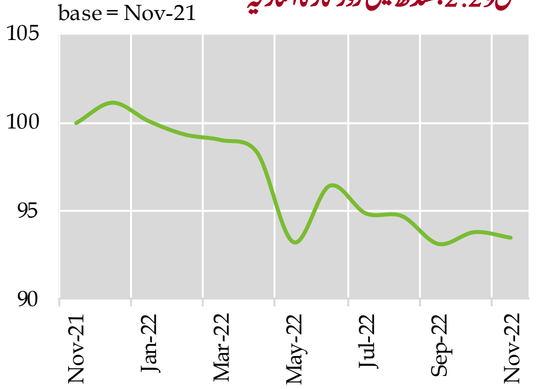

Source: Sindh Bureau of Statistics

جون تا نومبر 2022ء کے دوران گاڑیوں کی صنعت مزید 3.9 فیصد کارکنوں سے محروم ہوگئی۔ جائزے کی مدت کے دوران عارضی اقدامات کے ذریعے خام مال کی درآمدات پر پابندیوں اور مقامی منڈیوں میں پست طلب کی وجہ سے مہنگائی کے دباؤ کو گاڑیوں کی صنعتی پیداوار اور روزگار میں کمی کے اہم عوامل قرار دیا جاسکتا ہے۔

اسٹیٹ بینک کا اعتمادِ کاروبار سروے

دسمبر 2022ء میں اسٹیٹ بینک کے اعتمادِ کاروبار سروے کے تازہ ترین اعداد و شمار میں گذشتہ اور مستقبل کے چھ ماہ کے دوران مجموعی طور پر روزگار پیدا کرنے کے بارے میں تاثرات مائل بہ تنزل ہوئے۔ سروے کے مطابق، اوسطاً 52.2 فیصد جواب دہندگان اگلے چھ ماہ کے دوران ملازمتوں میں اضافے کے بارے میں پر امید تھے، جو گذشتہ سال کے اسی مدت کے مقابلے میں 55.8 فیصد سے کم ہے (**شکل 2.30**)۔ مختلف سرویز میں رپورٹ کردہ اعداد و شمار سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اشاریہ برائے گذشتہ اور مستقبل کے چھ ماہ کے مطابق اشیا سازی کے شعبے کے روزگار کا اوسط پھیلاؤ کم ہو کر بالترتیب 48.0 اور 52.2 فیصد رہ گیا، جو گذشتہ سال کی اسی مدت میں 54.3 اور 56.0 فیصد تھا۔

شکل 2.30: صنعتی شعبے کے لیے اعتمادِ کاروبار سروے کا روزگار کے پھیلاؤ کا اشاریہ

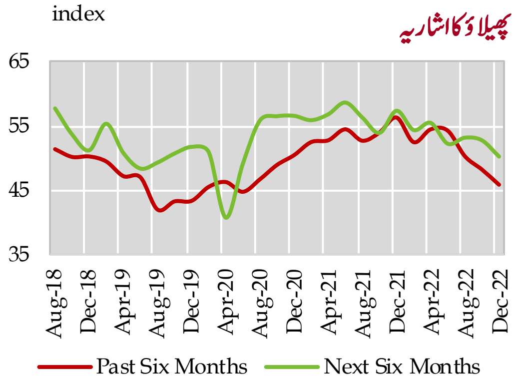

Source: State Bank of Pakistan

شکل 2.31: شعبۂ خدمات کے لیے اعتمادِ کاروبار سروے کا روزگار کے پھیلاؤ کا اشاریہ

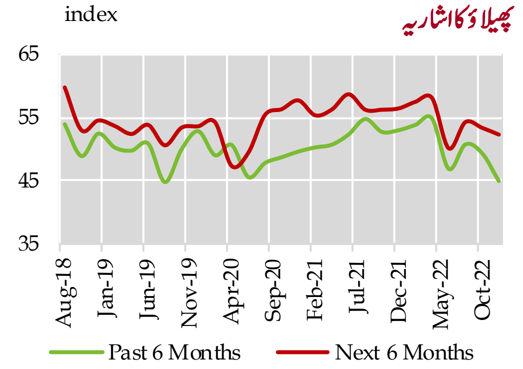

Source: State Bank of Pakistan

اسی طرح، خدمات کے شعبے میں روزگار پیدا کرنے کے بارے میں تاثراتی اشاریہ پچھلے اور مستقبل کے چھ ماہ کے لیے بالترتیب 48.4 اور 53.3 تک کم ہوگیا جو پچھلے سال کی اسی مدت میں 53.5 اور 56.2 تھا (**شکل 2.31**)۔

اعتمادِ صارف سروے

مزید برآں، اسٹیٹ بینک کے اعتمادِ صارف سروے کے نتائج میں افرادی قوت کی ملکی مارکیٹ کے متعلق توقعات میں بگاڑ دیکھا گیا۔ جنوری 2023ء میں سروے کے حالیہ دور میں 72.6 فیصد جواب دہندگان نے اگلے چھ مہینوں کے لیے مجموعی طور پر بے روزگاری میں اضافے کی توقع ظاہر کی تھی، جبکہ پچھلے سال کے اسی عرصے کے دوران ان کی سطح 68.3 فیصد تھی۔ (**شکل 2.32**)

شکل 2.32: مستقبل کے روزگار کا اشاریہ (اگلے چھ ماہ) – اسٹیٹ بینک کا صارفی اعتماد کا اشاریہ

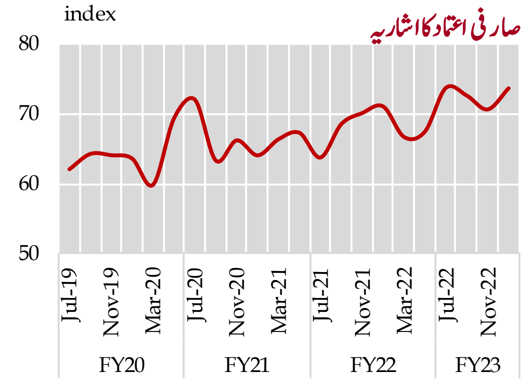

Source: State Bank of Pakistan

بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی پیداوار میں کمی کے رجحان سے مطابقت رکھتے ہوئے پنجاب اور سندھ کے روزگار کے سروے کے ساتھ ساتھ اسٹیٹ بینک کے پچھلے چھ مہینوں میں روزگار پیدا کرنے کے سروے سے پتہ چلتا ہے کہ م س23ء کی پہلی ششماہی میں افرادی قوت کی مارکیٹ میں پچھلے سال کی اسی مدت کی نسبت بگاڑ آیا ہے۔ مزید برآں، اسٹیٹ بینک کے سروے نے اگلے چھ ماہ میں ملازمتوں کے مواقع پیدا کرنے کے حوالے سے منفی توقعات بھی رپورٹ کیں۔

اجرت

پاکستان دفتر شماریات کی طرف سے جاری کردہ تازہ ترین اجرتی اشاریے مجموعی اجرتوں میں اضافے کا رجحان ظاہر کرتے ہیں، جس میں م س23ء کی پہلی ششماہی کے دوران اوسطاً 20.0 فیصد اضافہ ہوا تھا، جو گذشتہ برس کی اسی مدت کے دوران 7 فیصد تھا۔ اجرتوں میں اضافے کی وجہ مہنگائی میں اضافے کو قرار دیا جاسکتا ہے، جو گذشتہ سال کی اسی مدت میں 9.8 فیصد سے بڑھ کر زیرِ جائزہ مدت کے دوران اوسطاً 25.0 فیصد تک پہنچ گئی (**شکل 2.33**)۔

م س23ء کی پہلی ششماہی کے دوران، اسپتال کی خدمات کے علاوہ، اجرتوں کے تمام زمروں میں گذشتہ سال کی اسی مدت کی نسبت نمایاں اضافہ درج کیا گیا۔ ذاتی آرائش کی خدمات کی اجرت میں گذشتہ سال 8.0 فیصد اضافہ ہوا تھا، جو زیرِ جائزہ مدت میں بڑھ کر 29.0 فیصد تک جاپہنچا۔ اسی طرح خدمات کے شعبے کے باقی زمروں کی آمدنی زیرِ جائزہ مدت کے دوران اوسطاً دوگنی ہوگئی۔

شکل 2.33: پہلی ششماہی میں شعبۂ خدمات کی اجرتوں میں نمو

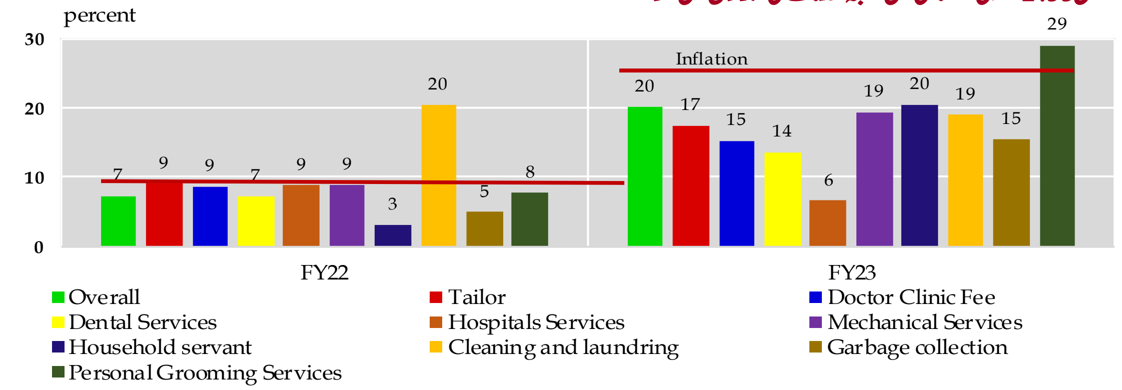

Source: Pakistan Bureau of Statistics

باکس 2.2: پاکستان میں خواتین کی افرادی قوت کی شمولیت کے رجحانات اور اطوار

خواتین افرادی کی شمولیت (ایف ایل ایف پی) معاشی نمو کا ایک اہم محرک ہے، کیونکہ کام کاج کے قابل عمر کی آبادی کا تقریباً نصف حصہ خواتین پر مشتمل ہے، خواتین کی لیبر فورس میں غیر موجودگی کے نتیجے میں پیداواری صلاحیت کا بڑی حد تک نقصان ہوتا ہے۔ اس باکس کا مقصد پاکستان میں خاتون کارکنوں کی ملازمت کے رجحانات اور اطوار پر مختصراً بحث کرنا اور لیبر فورس میں ان کی شمولیت کی راہ میں حائل رکاوٹوں کی نشاندہی کرنا ہے۔

پاکستان کی افرادی قوت میں صنفی فرق جنوبی ایشیا میں سب سے زیادہ ہے

عالمی سطح پر افرادی قوت میں مردوں کی شمولیت کا تناسب خواتین سے زیادہ ہے - خواتین کی عالمی لیبر فورس میں شمولیت کی شرح تقریباً 50 فیصد ہے، جبکہ مردوں کے لیے یہ تناسب 80 فیصد بنتا ہے۔[34]

پاکستان میں عالمی رجحانات کے مطابق خواتین کی افرادی قوت میں شمولیت مردوں کی نسبت خاصی کم ہے۔ لیبر فورس سروے 2021-2020ء کے نتائج سے پتہ چلتا ہے کہ مجموعی آبادی کا تقریباً 449. فیصد حصہ افرادی قوت پر مشتمل ہے، جن میں سے 67.9 فیصد مرد جبکہ خواتین کارکنوں کی تعداد محض 21.4 فیصد ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ خاتون کارکنوں کی تعداد میں اضافہ ضرور ہوا ہے لیکن اس کے باوجود پاکستان میں خواتین کی لیبر فورس میں شمولیت اب بھی ہم سر ممالک کی نسبت سب سے کم ہے (**شکل 2.2.1**)۔[35]

شکل 2.2.1: مرد اور خواتین افرادی قوت

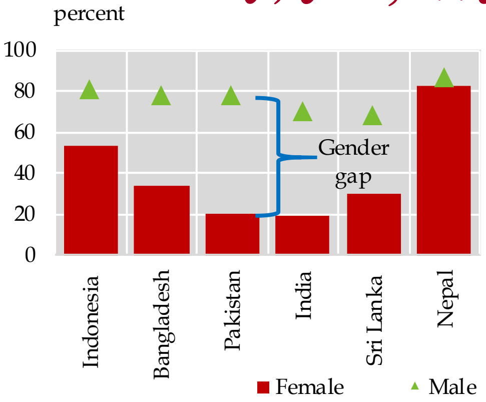

Source: World Bank

دیگر علاقائی ممالک جیسے بنگلہ دیش اور انڈونیشیا نے خواتین کی لیبر فورس میں شمولیت بڑھانے کے حوالے سے اہم پیش رفت کی ہے۔ بنگلہ دیش کی مثال پر غور کریں جہاں خواتین کی لیبر فورس میں شمولیت کا تخمینہ 37 فیصد ہے اور خواتین کی لیبر فورس میں شمولیت میں اضافہ بنیادی طور پر تیار ملبوسات کے شعبے کو وسعت دینے سے ہوا۔[36] اس اضافے نے ان کی معیشت میں اہم کردار ادا کیا اور برآمدات بڑھانے میں مدد دی۔ پاکستان کے مقابلے میں بنگلہ دیش خواتین کی لیبر فورس میں بلند شمولیت کے نتیجے میں بہ مشاہرہ ملازمتوں کے زیادہ مواقع پیدا کرنے میں کامیاب ہوا ہے۔[37] بنگلہ دیش میں خواتین کی لیبر فورس میں بلند شمولیت کی ایک اور وجہ مردوں اور عورتوں کے درمیان کم تعلیمی تفاوت ہے۔[38]

خواتین کی لیبر فورس کو پیشہ ورانہ تنوّع کی کمی کا سامنا ہے[39]

زیادہ تر خواتین زراعت اور غیر زرعی غیر رسمی شعبے میں ملازمت کرتی ہیں (**شکل 2.2.2**)۔ زراعت سے وابستہ بیشتر خواتین فصلوں کی کٹائی، فارم کی دیکھ بھال، چاول کی پیوند کاری اور لائیو اسٹاک سے متعلقہ بیشتر سرگرمیوں سے منسلک ہے۔

---

34 ماخذ: عالمی بینک، 2022ء۔

35 2005ء میں خواتین کی لیبر فورس میں شمولیت 11 فیصد تھی، جو 2022ء تک 21.5 فیصد تک پہنچ گئی۔

36 ماخذ: عالمی بینک، (2019ء)۔ بنگلہ دیش میں خواتین کی لیبر فورس میں شمولیت، ہم کیا جانتے ہیں؟ آپریشنز میں ہم اس سے کیسے نمٹ سکتے ہیں؟ واشنگٹن ڈی سی: عالمی بینک۔

37 ماخذ: عالمی بینک، (2022ء) ریت میں تیراکی سے بلند و پائیدار نمو تک۔ واشنگٹن ڈی سی: ماخذ: عالمی بینک۔

38 بنگلہ دیش دفتر شماریات (بی بی ایس) کے لیبر فورس سروے 17-2016ء کے مطابق بنگلہ دیش میں 66 فیصد مردوں اور 63 فیصد خواتین نے کم از کم پرائمری کی سطح تک تعلیم حاصل کی۔ پاکستان میں کام کاج کے قابل عمر والے 52 فیصد مردوں کے مقابلے میں صرف 35 فیصد کام کاج کے قابل عمر کی خواتین نے پرائمری یا اس سے زائد تعلیم حاصل کی ہے۔

39 اس سیکشن میں: عالمی بینک، (2022ء) سے خاصی مدد لی گئی۔ ریت میں تیراکی سے بلند و پائیدار نموتک۔ واشنگٹن ڈی سی: عالمی بینک۔

پاکستان میں روزگار کے اجزائے ترکیبی کے تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ پست تعلیمی سطح پر، شہری علاقوں کے زیادہ تر مردوں کا تعمیرات اور خدمات جیسے کاموں سے منسلک ہونے کا زیادہ امکان ہوتا ہے، جب کہ بیشتر شہری خواتین ٹیکسٹائل اور ملبوسات کے شعبوں اور گھریلو دیکھ بھال جیسے پیشوں سے منسلک ہوتی ہیں۔ تاہم، اعلیٰ تعلیمی سطحوں پر تعلیم کا شعبہ شہری خواتین کے لیے سب سے بڑے آجر کے طور پر نمایاں ہوتا ہے، جب کہ شہری مرد تعلیم سمیت مختلف قسم کی خدمات پر مبنی ملازمتوں میں کام کرتے ہیں۔ بالعموم، دیہی علاقوں میں پیشہ ورانہ انتخاب مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے محدود ہے، لیکن یہ حدود دیہی علاقوں کے مردوں کی نسبت خواتین کے لیے زیادہ ہوتی ہیں۔

خواتین کے لیے غیر رسمی غیر زرعی شعبے میں تھوک اور خردہ فروخت، کمیونٹی اور سماجی خدمات روزگار کے کلیدی شعبے ہیں۔ اس کے علاوہ، لیبر فورس سروے 2020-2021ء کے مطابق تقریباً 29.7 فیصد خواتین گھروں سے کام کاج کرتی ہیں۔[40] گھروں سے کام کاج کرنے والے کارکنان معیشت میں اہم اقتصادی کردار ادا کرنے باوجود رسمی معاہدے نہ ہونے کے سبب استحصال، کام کے طویل اوقات اور کم اجرت کا شکار بنے رہتے ہیں۔[41]

شکل 2.2.2: مختلف پیشہ ور گروپس کے لحاظ سے تقسیم 2020ء

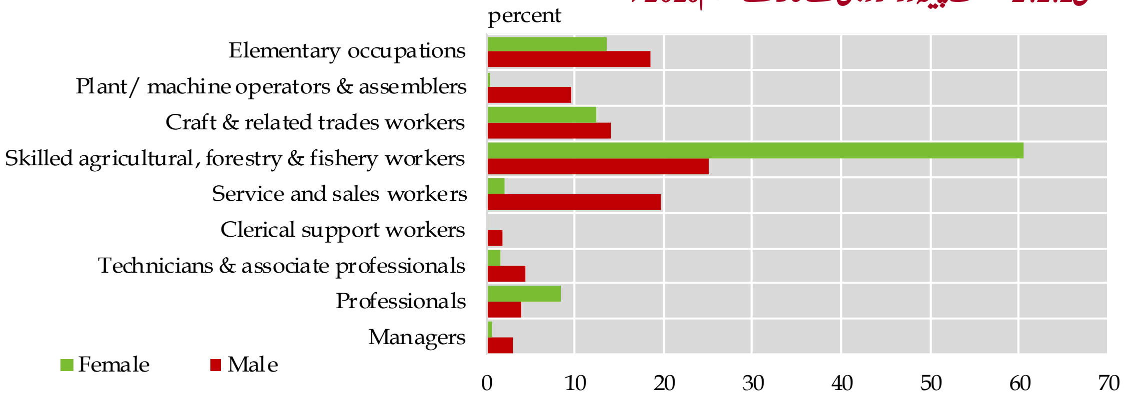

Source: Labour Force Survey

مزید یہ کہ گلوبل ویج رپورٹ 19-2018ء (آئی ایل او) کے مطابق پاکستان میں خواتین مردوں کے مقابلے میں اوسطاً 34 فیصد کم کماتی ہیں۔ تاہم، وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ خواتین کی اوسط اجرتوں میں اضافہ تو ہوا ہے لیکن پھر بھی یہ مردوں سے کم ہیں (شکل 2.2.3)۔ پست اجرت کے ساتھ ساتھ انتظامی عہدوں پر بھی خواتین کی کم نمائندگی ہوتی ہے۔ لیبر فورس سروے 2020-2021ء کے مطابق ملازمت کرنے والی خواتین میں سے صرف 5.7 فیصد انتظامی عہدوں پر فائز ہیں۔

تعلیم اور محفوظ سفری انتخاب خواتین کارکنوں کی شمولیت کے اہم محرکات ہیں

خواتین کئی رکاوٹوں کی وجہ سے لیبر مارکیٹ میں موجود نہیں ہیں۔ سب سے اہم تعلیم کا پست حصول ہے۔ تعلیم کی سطح میں اضافے کے ساتھ ساتھ لیبر فورس میں شمولیت بڑھتی جاتی ہے۔[42] لیبر فورس کی مساوی شمولیت یقینی بنانے کے لیے مرد اور خواتین کی تعلیم کے درمیان فرق ختم کرنے کی ضرورت ہے۔ خواتین کی لیبر فورس کی شرکت کا ایک اور بڑا محرک محفوظ سفری انتخاب تک رسائی ہے۔ ٹرانسپورٹ سہولت کی فراہمی کی صورت میں خواتین کی جانب سے ملازمت کی پیشکش قبول کرنے کا امکان زیادہ ہوتا ہے۔ سفری رکاوٹیں کم کرنے سے خواتین کی ملازمت کی تلاش پر مثبت اثر پڑتا ہے، بشمول وہ خواتین جو ملازمتیں تلاش نہ کر رہی ہوں۔

---

40 گھروں میں کام کاج کرنے والے کارکنوں کا تعلق کارکنوں کے اس زمرے سے ہے جو غیر رسمی شعبے سے وابستہ ہیں اور بیشتر اپنے گھروں میں یا قرب وجوار میں کام کرتے ہیں۔

41 ماخذ: عالمی ادارۂ محنت (2017ء)۔ پاکستان کے پوشیدہ کارکن، اجرتیں اور گھروں سے کام کاج کرنے والے کارکن اور غیر رسمی معیشت، جنیوا۔ عالمی ادارہ محنت۔

42 انسٹی ٹیوٹ آف لیبر اکنامکس (2022ء)۔ تعلیمی نفع اور خواتین کی شمولیت: جامعہ بون، بون۔

خواتین صرف خواتین کے لیے وقف ٹرانسپورٹ ذرائع کے لیے مثبت ردعمل ظاہر کرتی ہیں، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تحفظ اور سماجی قبولیت ان کے لیے اہم رکاوٹیں ہیں۔[43] سفر کے لیے ٹرانسپورٹ کی مالی، سماجی اور ذاتی لاگت بہت زیادہ ہے، جنھیں منصوبہ بندی میں مدِ نظر رکھا جانا چاہیے۔ خواتین کی لیبر فورس میں شمولیت کا ایک اور اہم محرک ڈجیٹل ارتباط (کنکٹی وٹی) ہے۔ بہتری کے باوجود ڈجیٹل ارتباط کی کمی اب بھی وسیع پیمانے پر موجود ہے کیونکہ مردوں کی نسبت 49 فیصد پاکستانی خواتین کا موبائل انٹرنیٹ کم استعمال کیے جانے کا امکان ہے، اور صرف ایک فیصد خواتین انٹرنیٹ صارفین نے اسے کام کاج میں استعمال کرنے میں رپورٹ کیا۔[44] خواتین کارکنوں کی لیبر فورس میں شمولیت بڑھانے کے لیے ڈجیٹل ارتباط کا خلا پُر کرنا اَشد ضروری ہے۔

شکل 2.2.3: دورانِ مدت اوسط اجرتیں (منیجرز)

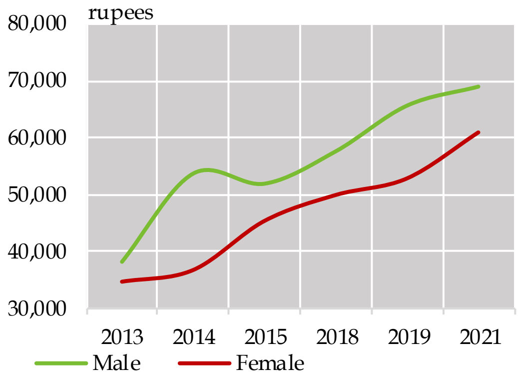

Source: Labour Force Survey

آخر میں، خواتین کی لیبر مارکیٹ میں اس پیمانے پر عدم موجودگی نہ صرف خواتین کو معاشی مواقع سے محروم کرتی ہے بلک اس کا نتیجہ پست پیداواریت اور ممالک کی نمو کے امکانات زائل ہونے کی صورت میں بھی سامنے آتا ہے۔ تخمینوں کے مطابق، خواتین کی لیبر مارکیٹ میں شمولیت کے فرق کو ختم کرنے سے 19.3 ملین ملازمتوں کی تخلیق اور پاکستان کی جی ڈی پی میں تقریباً 23 فیصد اضافہ ہو سکتا ہے۔[45] اصلاحات کے کچھ کلیدی شعبے، خواتین کے لیے محفوظ ٹرانسپورٹ کی دستیابی، معیشت کی بہتر دستاویزیت اور حصولِ تعلیم میں اضافے پر توجہ مرکوز کرنا ہیں۔ قانونی تحفظ سے محروم کارکنوں کے تحفظ کی خاطر قانون سازی کرنا خواتین کی لیبر فورس میں شمولیت کے لیے موافق ثابت ہوگی۔[46]

43 ایشیائی ترقیاتی بینک (2022ء)۔ خواتین کی نقل و حمل اور کارکنوں کی رسد: پاکستان سے تجرباتی شواہد۔ مینڈالویونگ، فلپائن: ایشیائی ترقیاتی بینک، ورکنگ پیپر نمبر 655۔

44 گروپ اسپیشل موبائل ایسوسی ایشن (2021ء)۔ پاکستان میں موبائل کے حوالے سے صنفی تفاوت، لندن: ۔ گروپ اسپیشل موبائل ایسوسی ایشن

45 ماخذ: عالمی بینک (2022ء)۔ ریت میں تیراکی سے بلند و پائیدار نمو تک ۔ واشنگٹن ڈی سی: عالمی بینک۔

46 عالمی بینک کی رپورٹ کا عنوان، 'پاکستان میں خواتین ورک فورس کی شمولیت میں اضافے کے لیے قانونی اصلاحات کی معاونت'۔ بتاریخ 8 جولائی 2022ء۔